ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۴۶

ایڈیٹر۔ منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۳

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516
POSTAL REGISTRATION NO . P/GDP - 23

۶ رمضان المبارک ۱۴۱۷ ہجری ۱۶ صلح ۱۳۷۶ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۹۷ء

اخبار احمدیہ

لنڈن ۱۰ جنوری (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

حضور اقدس نے آج رمضان المبارک کی ابتداء پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ فرمایا کہ اس رمضان کو مخالفین احمدیت کے مقابلہ میں اپنی دعاؤں سے ایک فیصلہ کُن رمضان بنادو۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حامی و ناصر اور مددگار رہو۔ معجزانہ کامیابیوں سے نوازے اور خصوصی حفاظت فرمائے۔

آمین۔

جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے

اُس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

ارشادِ باری تعالےٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ: آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷)

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم رُوحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ سو تم روزے رکھو چند گنتی کے دِن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اَور دِنوں میں تعداد پُوری کرنی ہوگی۔ اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرطِ استطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص پُوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھُلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اِس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اَور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم اس نے اِس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو۔ اور تاکہ تم تعداد کو پُورا کرلو۔ اور اِس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تُم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔ اور اَے رسُولؐ! جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو تُو جواب دے کہ مَیں اُن کے پاس ہی ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ دُعا کرنے والے بھی میرے حُکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اُس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اُس کے پہلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اُس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔ لیکن امراض اور اغراض اِس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سُنّتِ اہلِ بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منّا اھل البیت۔ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے۔ اور مَیں جب مشربِ حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ مَیں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا۔ اور اگر اس وقت مَیں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

نشاطِ جوانی تا بہ سی سال۔ چہل آمد فرو ریزد پر و بال ......

انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ؍صلح ۱۳۷۶ ہش

وقفِ جدید کی کوکھ سے ایک اور مُبارک تحریک

وقفِ جدید جس کا تعلق دیہاتی علاقوں میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی خدمات سے ہے، آج ایک تناور اور ثمرآور درخت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۷ ؍دسمبر ۱۹۵۷ء کو اس تحریک کا اِجراء فرمایا۔ جس کا خلاصہ اس رنگ میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کو اِس رنگ میں گاؤں گاؤں میں پھیلایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جگہ اولیاء اللہ پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

”مَیں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دِلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ مَیں ان سے اپنے طریق پر کام لوں کہ وہ مُسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں۔ لیکن رُوحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے..... پس مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں..... وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسبِ ہدایت لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں۔ اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اِسی طرح سارے ملک میں دوبارہ وہ زمانہ آ جائے گا جو پُرانے صوفیاء کا زمانہ تھا۔“

(الفضل ربوہ ۶ ؍فروری ۱۹۵۸ء)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسا ہُوا بھی ہے کہ وقفِ جدید نے اپنی برکتوں سے دیہات میں تعلیم یافتہ اولیاء اللہ کو پیدا کیا ہے۔

یہ امر بھی ایک عجیب خُدائی تصرّف ہے کہ اِس تحریک کو شروع سے ہی خلیفۂ وقت کی خاص سرپرستی کا شرف حاصل رہا ہے۔ چنانچہ ابتدائی دَور میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کی خُود خصوصی نگرانی فرمائی۔ اور پھر وقفِ جدید کو ایک خاص امتیاز یہ بھی حاصل رہا ہے کہ ہمارے موجودہ اِمام ہمام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کی مجلس کے سب سے پہلے ممبر نامزد کئے گئے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک آپ کو وقفِ جدید میں خدمت کا موقعہ ملا۔ اور اُس دَور میں جبکہ ابھی وقفِ جدید ابتدائی مراحل طے کر رہی تھی، آپ کو وقفِ جدید کے ذریعہ اصلاح و ارشاد کی نسبت کہیں زیادہ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ چنانچہ وقفِ جدید کے پہلے سال کے اختتام پر یعنی ۲۷ ؍دسمبر ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ ربوہ میں خطاب فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

”اِس تحریک کے ذریعہ اِس سال چار سو بیعتیں آئی ہیں۔ جبکہ اِصلاح و ارشاد کے ذریعہ ۵۴ بیعتیں آئی ہیں۔ پس یہ نہایت مُبارک کام ہے۔“

(الفضل ۲ ؍اپریل ۱۹۵۹ء)

آپ ہی کے دَور میں جب آپ ربوہ پاکستان میں ناظم وقفِ جدید کے عُہدہ پر فائز تھے پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں بالخصوص سندھ کے پسماندہ و مشرک علاقوں میں آپ کو مؤثر تبلیغی و تربیتی و طبّی خدمات کی توفیق ملی ہے۔

منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ۱۹۸۷ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کو علاقائی وسعت عطا فرمائی۔ اس سے قبل وقفِ جدید کا چندہ اور اس کا کام صرف ہند و پاک اور بنگلہ دیش کے دیہاتوں تک محدُود تھا۔ لیکن ۱۹۸۷ء کے بعد سے حضور انور نے تمام دُنیا کے احمدیوں کو وقفِ جدید کے رُوحانی جہاد میں شمولیت کی تحریک فرمائی۔ اور اس کام کو پھیلا کر افریقہ کے دُور دراز علاقوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے وقفِ جدید کے چندے کے اعتبار سے ہند و پاک اور بنگلہ دیش کی نسبت بیرونی ممالک کہیں آگے ہیں۔ چنانچہ اِسی سال کے وقفِ جدید کے خُطبہ جُمعہ ۲۷ ؍دسمبر ۱۹۹۶ء میں حضور انور نے یہ تاریخی انکشاف فرمایا کہ اب جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا وقفِ جدید کا چندہ دُنیا بھر کے ممالک سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔

۱۹۹۶ء کے سال کو ایک یہ بھی فخر حاصل رہے گا کہ اس سال وقفِ جدید کے ۴۲ ویں سال کا آغاز فرماتے ہوئے حضور انور نے مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے ایک اَور بابرکت مالی تحریک بھی فرمائی۔ اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقفِ جدید کے ذریعہ برسائی جانے والی رُوحانی بارش کے قطرے اب ہندوستان۔ پاکستان۔ بنگلہ دیش اور افریقہ کے صحرائی علاقوں کو سیراب کرتے ہُوئے مشرقی یورپ کے ممالک کی بھی رُوحانی تشنگی بجھائیں گے۔

مشرقی یورپ کے ممالک جن میں البانیہ و بوسنیا بالخصوص شامل ہیں، اب اس تحریک کے فوائد سے بہرہ ور ہوں گے۔ چنانچہ حضور انور نے ابتدائی طور پر احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے سامنے مشرقی یورپ کی تبلیغی و تربیتی ضروریات کے لئے ۱۵ لاکھ ڈالر کی مالی تحریک پیش فرمائی ہے۔ جس کے ذریعہ ان علاقوں میں تبلیغی سینٹرز اور مساجد کی تعمیر ہوگی۔ حضور انور کی ہدایت کے مطابق اس چندے کا دو تہائی یعنی دس لاکھ ڈالر امسال اور بقیہ ایک تہائی یعنی پانچ لاکھ ڈالر آئندہ سال ادا کیا جانا چاہیئے۔ حضور انور نے اس تاریخی تحریک کے موقع پر یہ بھی فرمایا کہ اس کا ۱۰۰ واں حصّہ حضور اپنی جانب سے ادا فرمائیں گے۔ گویا اگر تحریک فرمائی ہے تو ساتھ ہی اس پر پہلے خود عمل کر کے بھی دکھا دیا ہے۔ اور گویا اس میں حضور انور کا یہ بھی اشارہ ہے کہ اس قدر رقم اکٹھی کرنا جماعتِ احمدیہ کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر جماعت کے سو مخیّر احباب بھی مِل جائیں تو اتنی رقم جُٹا سکتے ہیں۔

پیارے آقا کا جماعت کے غرباء پر بھی یہ بڑا احسان ہے کہ حضور نے انہیں یہ اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ وہ اِس تحریک میں اپنی حیثیت کے مُطابق جس قدر حصّہ لینا چاہتے ہیں ضرور لیں۔ اور جُوں ہی حضور نے یہ تحریک فرمائی ہے۔ دُنیا بھر سے اِس چندہ کے لئے رقوم اکٹھی ہونی شرُوع ہو گئی ہیں۔ اور بعید نہیں کہ بجائے دو سال کے ایک سال میں ہی یہ تمام رقم اکٹھی ہو جائے۔

البانیہ اور بوسنیا کے مسلمان جو ایک عرصہ سے کمیونزم کے زیرِ تسلط رہنے کی وجہ سے اپنی پہچان بھی بھُول گئے تھے اب احمدیت کے ذریعہ ان کی تقدیر کے بدلنے کے دِن آ گئے ہیں۔ اور وہ دِن دُور نہیں کہ اب البانیہ اور بوسنیا سمیت مشرقی یورپ کے ممالک کے دُور دراز دیہات بھی اِسلامی نُور سے جگمگ جگمگ کرنے لگیں گے۔ اِس موقع پر ہم ہندوستان کے وقفِ جدید کے مجاہدین کو بھی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ کہ جن کی دِن رات کی محنت اور دُعاؤں کے نتیجہ میں وقفِ جدید کا چندہ ہرسال ترقیات کی منازل طے کر رہا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہندوستان اِس سال دنیا کے پہلے دس ممالک کی فہرست میں چھٹے نمبر پر ہے۔ بے شک ہم نے ترقی کی ہے، لیکن ہم ترقی کے قابلِ ذکر معیار پر تبھی پہنچ سکیں گے جبکہ حضور انور کی توقعات کے مطابق ہندوستان میں تبلیغ و تربیت کی ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے ہندوستان کو ملنے والی بیرونی ممالک کی آمد سے جلد سے جلد دستبردار ہو جائیں۔ کیونکہ امسال کے خُطبہ جُمعہ میں حضور نے خاص طور پر ہندوستان کی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہندوستان وہ ملک ہے جہاں احمدیت کا پَودا لگا اور ایک عرصے تک ہندوستان کو یہ شرف حاصل رہا کہ یہاں سے بیرونی ممالک کی تبلیغی و تربیتی ضروریات پُوری کی جاتی رہیں۔ اس لحاظ سے غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ بجائے بیرونی اِمداد پر انحصار کرنے کے ہم خود کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل بنائیں ؂

(منیر احمد خادم)

رمضان المُبارک کے دَوران
حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن

الحمد للہ کہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان المبارک کے ایّام میں ہندوستانی وقت کے مطابق شام ۵ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک درس القُرآن مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمائیں گے۔ (سوائے جمعۃ المبارک کے)

یہ درس براہِ راست مُسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر نشر ہوگا۔ احبابِ جماعت بھرپُور اِستفادہ فرمائیں۔ دیگر غیر احمدی اور غیر مُسلم دوستوں کو بھی اِس رُوحانی مائدہ سے فائدہ پہنچائیں ؂

(ادارہ)

خطبہ جمعہ

اللہ کا پیار دل میں ہو تو جتنا جتنا کائنات کے رازوں پر آپ کو دسترس ہوگی اتنا ہی خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے دل پر غالب آتی چلی جائے گی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۵ اخاء ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد نور اوسلو (ناروے)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* ملك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۱﴾
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾
رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۳﴾
رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۴﴾
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۵﴾

(سورہ آل عمران: ۱۹۱ تا ۱۹۵)

یہ آیات کریمہ جن کی میں نے تلاوت کی ہے جب بھی میں ناروے آتا ہوں مجھے بکثرت یاد آتی ہیں اور کوئی سفر ایسا نہیں جس میں صبح شام ذہن میں ان آیات کا مضمون نہ گھومتا ہو۔ کیونکہ جن آیات کا یعنی موسم اور حالات کے ادلنے بدلنے کا اور قدرت کے رازوں کا ذکر جو مومنوں پر کھولے جاتے ہیں ان آیات میں ملتا ہے ان کا ایک گہرا تعلق ناروے سے ہے اگرچہ دنیا کے ہر خطے سے ہے۔ اس لئے ناروے میں آکر جتنا یہ آیات، یاد آتی ہیں اتنا ہی دل میں یہ تکلیف کا احساس بڑھتا ہے کہ ہم اس ملک کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے اور جو اس ملک کا حق تھا جو اس ملک کے نمک کھانے کا حق تھا وہ ہم نے ادا نہیں کیا۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اس سفر میں جو میں چند دن کے لئے آپ سے جدا ہوا تھا اور ناروے کے بعض حصوں کا سفر کیا تھا اس میں ان آیات نے میرے ذہن اور دماغ پر قبضہ کئے رکھا۔ اور اب مجھے یہ خیال آیا کہ انہی آیات کے حوالے سے میں ان مسائل کا حل تلاش کروں جو مومن کے اندر صرف جذبات ہی کو حیرت انگیز طور پر ولولے عطا نہیں کرتیں بلکہ ذہن کو بھی تیز کرتی ہیں، اور عقل کو بھی مسائل تک رسائی بخشتی ہیں۔

سب سے پہلی بات کہ وہ کیا طریق اختیار کیا جائے جس سے جماعت کے اندر ایک ولولہ پیدا ہو جائے، ایک ایسی لگن لگ جائے جس کے نتیجے میں وہ اس ملک میں اسلام پھیلانے کا حق بہرحال ادا کریں اور کوئی روکے بھی تو ان سے رکا نہ جائے انہی آیات میں موجود ہے کہ یہ جذبہ، یہ طریق، یہ جذبہ اور یہ توفیق عشق الٰہی کے بغیر مل نہیں سکتی۔ کیونکہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف الیل والنھار" کہ زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور صبح کے ادلنے بدلنے میں "لآیات لاولی الالباب" نشان تو بہت ہیں مگر عقل والوں کے لئے بکثرت نشان ہیں، اور عظیم الشان نشان ہیں۔ لیکن عقل والوں کی تعریف کیا فرمائی گئی ہے۔ "الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم" عقل والے تو وہ ہیں، جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہو کر بھی اور لیٹے ہوئے بھی، بیٹھے ہوئے بھی "و علیٰ جنوبھم" اور اپنے پہلوؤں پر بھی "و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض" اس محبت کے جذبے سے جب وہ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں تو بے اختیار ان کے مونہہ سے یہ دعا نکلتی ہے "ربنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحٰنک فقنا عذاب النار" کہ اے ہمارے رب تو نے یہ سب کچھ باطل پیدا نہیں کیا۔ اتنا عظیم الشان کارخانہ ہے اتنے گہرے حکمت کے راز ہیں کہ ان پر نظر ڈال کر کوئی انسان یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ یہ سب چیزیں از خود اور بے مقصد ہوئی ہیں اور ایک اندھی EVOLUTION نے کائنات کو اس مقام تک پہنچایا جس پہ ہم دیکھ رہے ہیں اور اس مقام تک پہنچا کر زندگی کو ساتھ ترقی دیتے ہوئے اس مقام تک پہنچایا کہ وہ زندگی دیکھ سکے کہ یہ کائنات کیا ہے اور اس کا حسن کیا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو کر پھر ان مومنوں کی تخلیق کرتی ہیں جن کا ان آیات میں ذکر ہے کہ جب وہ مومن جو خدا کی محبت میں مدہوش رہتے ہیں جب وہ غور کرتے ہیں تو لازماً ان کے دل خدا تعالیٰ کی محبت میں اور بھی زیادہ گھائل ہو جاتے ہیں اور لازماً ان کی توجہات زمین و آسمان کے رازوں کو سمجھنے کی طرف مبذول ہوتی ہیں اور نتیجہ سب ایک ہی نکالتے ہیں کہ "ربنا ما خلقت ھذا باطلاً" اے ہمارے رب تو نے یہ چیزیں باطل پیدا نہیں کیں۔

اس بار جب میں نے اس مضمون پر غور کیا تو ایک اور نکتہ جو سمجھ آیا وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے یہ آیت محض ناروے کے لئے تو پیدا نہیں کی تھیں۔ وہ بیابان عرب جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پیدا ہوئے وہ آواز جو آپؐ نے صحرائے عرب سے بلند کی وہ سب سے زیادہ ان آیات کے مطابق ایک ایسا وجود پیش کرتی ہے جو دن رات خدا کی محبت میں مبتلا تھا اور اس نے تو ان ملکوں کی سیر نہیں کی جو دنیا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور غیر معمولی طور پر قدرتی نظاروں سے مزین کئے گئے ہوں۔ اس نکتے پر غور کرتے ہوئے مجھے اپنا بچپن سے لے کر اب تک کا جو ذہنی سفر ہے وہ یاد آیا اور میں نے سوچا کہ میں آپ کو بھی اس بات سے مطلع کروں کہ حسن قدرت کے لئے محض پہاڑوں اور سبزہ زاروں اور بادلوں اور بجلی کی چمک اور بجلی کی گھن گرج اور آبشاروں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ حسن تو جو شاہکار بنانے والا ہے یا شاہکار ایسے تصویر بنانے والے کی ذات میں ہوتا ہے جو مصور ہے اور جسے شاہکار بنانے کی توفیق ملتی ہے اور مصور کے حالات پر جب غور کریں اور اس کے کاموں کو دیکھیں تو ضروری نہیں، ہے کہ مصور کوئی بہت ہی خوبصورت چیز بنائے اور اس پر آپ کے دل سے اس کے لئے تعریف کے جذبے بے اختیار ابلیں بلکہ وہ مصور جو اپنے فن میں کامل ہے وہ ایک بھیانک منظر بھی پیش کرتا ہے تو اس میں ایک حیرت انگیز حسن پوشیدہ ہوتا ہے، وہ حسن کمال ہے۔ پس وہ خدا جو خلق میں کمال رکھتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی خالق ہو نہیں سکتا۔ "فتبارک اللہ احسن الخالقین" ایسا خدا ہے جس سے بڑھ کر کوئی حسین خالق بن نہیں سکتا، ممکن ہی نہیں ہے۔ اس نے جو کچھ بھی بنایا ہے اس میں بھی ایک، حسن رکھ دیا ہے۔ چنانچہ اس دوران مجھے وہ بعض صحرائی علاقوں کے سفر بھی یاد آئے، بعض بنجر بیابان بھی آئے جہاں بعض دفعہ گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا اور اس بنجر میں بھی ایک ذاتی حسن تھا، ان ریگستانوں میں بھی ایک ذاتی حسن تھا جو دل و دماغ پر قبضہ کئے ہوتا تھا اور پھر جب آپ غور کا سفر شروع کریں تو گرد و پیش بہت سی ایسی چیزیں دکھائی دینے لگتی ہیں جو پہلے دکھائی نہیں دیتی تھیں اور "یتفکرون" کا جو لفظ ہے اس نے مجھے یاد دلایا کہ بسا اوقات جب میں نے ان جذبوں میں ڈوب کر اپنے گرد و پیش کی زمین پر نظر ڈالی تو وہاں عجیب عجیب چیزیں دکھائی دینے لگیں کچھ کیڑے، کچھ جانوروں کے چھوڑے ہوئے غار نما خلا یا غاریں تو نہیں کہہ سکتے مگر بھٹ کہتے ہیں غالباً، جانوروں کی وہ جگہیں جہاں وہ سر چھپانے کے لئے پناہ لیا کرتے ہیں، پھر ایسے بل دکھائی دیئے جو بعض دفعہ سانپوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں، بعض دفعہ چوہوں کی، بعض دفعہ اور جانور کھودتے ہیں کوئی دوسرے ان میں آ کے پناہ لیتے ہیں۔ پھر ارد گرد وہ مخلوق دکھائی دینے لگی جو حیرت انگیز طور پہ ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کے تخلیق کے کمال کی گواہ بنی ہوئی تھی۔ وہاں کے مچھر، وہاں کی مکھیاں، وہاں کے مختلف قسم کے پرندے اور چرندے اور جانور

... سرے جانوروں کا شکار کرکے پلتے ہیں ان سب کے وجود کے آثار وہاں دکھائی دینے لگے اور میں حیرت میں ڈوب گیا کہ یہ دیکھو یہ دنیا جو پہلے نظر نہیں آتی تھی اب پتہ چلا کہ کوئی بھی زمین ایسی نہیں کوئی زمین کا ایسا چپہ نہیں ہے جہاں خدا تعالیٰ نے اپنی صناعی کے شاہکار کے نشان نہ چھوڑے ہوں۔ وہاں ہی میں ... ایک چھوٹی سی صحرائی چڑیا دیکھی یعنی ایک معین واقعہ کی یاد آپ کو دلا رہا ہوں کوئی فرضی سیر نہیں کر رہا۔ ایسے وقت کی سیر کر رہا ہوں جو میں نے واقعۃً گزارا اور جو کچھ میں نے سوچا، جو کچھ میں نے دیکھا وہ اس آیت کے حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں نے اس مضمون پر غور کیا کہ کیا ناروے ہی ایک ایسا ملک ہے جو خدا تعالیٰ کی حسن صناعی کی یاد دلانے والا ہے تو اس وقت میرے خیالات ان رستوں پہ چل پڑے اور سب سے پہلے مجھے عرب کے صحرا کا تصور آیا کہ سب سے زیادہ حسین انسان جس نے خدا کو سب سے زیادہ حسین صورت میں دیکھا ہے وہ تو عرب کے ریگستان میں پیدا ہوا تھا۔ اس لئے یہ آیت ہر انسان کو مخاطب ہے اور اس شان سے مخاطب ہے کہ جس کے نتیجے میں اگر آپ اس کی شان سے مرعوب ہوکر وہ تصورات کا سفر اختیار کریں جس کی طرف اس آیت نے اشارہ کیا ہے یعنی "**یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض**" جو جہاں بھی آپ ہوں لق و دق صحرا میں ہوں یا شاداب سبزہ زاروں اور آبشاروں کے ملک میں ہوں ہر جگہ آپ کو خالق کی صناعی کے شاہکار دکھائی دیں گے۔ ایک چھوٹا سا خوبصورت پرندہ اچھل کر سامنے آیا اور میں حیرت سے اس کو دیکھنے لگا بہت ہی چھوٹا لیکن اتنے متوازن اس کے اعضاء اور ایسا ہلکا پھلکا بدن اور اس قدر اس کے رنگوں میں حسن، اس کے رنگوں کا حسن شوخی نہیں رکھتا تھا جیسا کہ بعض ملکوں کے پرندوں کے رنگوں میں شوخی پائی جاتی ہے بلکہ اس مزاج کے ساتھ آہنگ تھا۔ لیکن غور کرنے پر جب اس پر میں نے گہری نظر ڈالی تو میں حیران رہ گیا کہ اس موقع اور محل کے مطابق اس سے خوبصورت، اس سے بہتر، اس سے زیادہ موزوں پرندہ ان حالات میں کوئی بڑے سے بڑا سائنس دان بھی تجویز نہیں کر سکتا تھا کوئی بڑے سے بڑا صناع بھی سوچ نہیں سکتا تھا اور عین ان حالات کے مطابق اس کی غذا وہاں مہیا تھی۔ ان غاروں میں چھپے ہوئے یا ان بلوں میں گھسنے والے مختلف جانوروں کی غذا بھی وہاں مہیا تھی اور وہ ساری جگہ جو پہلے سنسان دکھائی دے رہی تھی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی یوں لگا جیسے اچانک جاگ اٹھی ہے، ہر طرف اللہ تعالیٰ کے حسن کی گواہیاں دینے والے پیدا ہوگئے۔

اس مضمون کو میں نے ایک دفعہ پھر اس طرح یاد کیا کہ انگلستان کے ایک قدرتی مناظر کی تصویریں لینے والے اور ان پر غور کرنے والے اور بہت خوبصورت انداز میں مسٹر ڈیوڈ ایٹنبرا ان کو پیش کرنے والے ہیں کہ ان کی کتب جب بھی میں پڑھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان کو ایمان نصیب ہوتا تو یقیناً اس آیت کے مصداق یہ بھی بن جاتے جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ وہ آپ کو جنگلوں، صحراؤں میں، دلدلوں میں لے جاتے ہیں ایسی جگہوں پر جہاں بظاہر زندگی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے پھر وہ مٹی کھودتے ہیں پھر وہ ریت کریدتے ہیں دلدلوں میں، مٹھی بھرتے ہیں دلدلوں سے اور ہاتھ نکال کے دکھاتے ہیں تو وہاں عجیب و غریب قسم کی مخلوقات جو ان حالات کے لئے انتہائی موزوں ہے وہ اپنے کاروبار میں مصروف دکھائی دیتی ہے۔ پھر اس کی زندگی کے صبح و شام پر وہ روشنی ڈالتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ ایک ایسا سائنس دان جس کو قدرت کے ان حیرت انگیز نظاروں پر خدا تعالیٰ نے ایسی دسترس بخشی ہو یعنی اس کا ذہن رسا ان کی گہرائیوں تک اترتا ہو وہ ایمان سے کیسے محروم ہے۔ ایک دفعہ میں نے اپنے ایک ایسے دوست کو جو میرا خیال تھا کہ ڈیوڈ ایٹنبرا کو جانتے ہوں گے ان سے میں نے درخواست کی کہ اس شخص سے ملنے کا مجھے بہت شوق ہے میں کریدنا چاہتا ہوں کہ ان سب رازوں تک رسائی کے باوجود اس کا ذہن کیوں اس طرف منتقل نہیں ہوا کہ "**ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً سبحٰنک فقنا عذاب النار**" اے ہمارے رب تونے یہ سب کچھ باطل پیدا نہیں کیا۔

تو آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسے ملک میں پیدا کیا ہے جہاں خدا کی صناعی کا حسن ظاہر و باہر ہے جہاں مٹی کرید کر نہیں دیکھنا پڑتا، جہاں سناٹوں میں ڈوب کر گہری نظر سے اردگرد کی مخلوق کو اچانک، کوشش سے جاگتے ہوئے دیکھ کر پھر یہ خدا کی یادوں کا سفر نہیں کرنا پڑتا بلکہ یہاں تو اللہ کی یادیں آپ کے سامنے چاروں طرف آپ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ حسین مناظر جو اس ملک میں ہیں وہ تو اپنے ہواؤں کے لطف کے لحاظ سے اندھوں کو بھی دکھائی دینے چاہئیں۔ جو ہوائیں یہاں چلتی ہیں ان کا ایک عجب لطف ہے جس کے متعلق ساری دنیا کے ماہرین کہتے ہیں کہ ایسی شفاف ہوا، ایسی صحت افزا ہوا جیسی ناروے میں ہے دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہے۔ چنانچہ یہاں انہوں نے ایک کوڑھیوں کے لئے تجربہ گاہ بنائی اور مجھے پہلے تو اچھا نہیں لگا یہ خیال، اتنے پاک، صاف ستھرے ملک کی ہوا کوڑھیوں کی سانسوں سے بیمار کرنے کی کوشش کی جائے مگر جو وہ تجربے کرنا چاہتے تھے سائنس دانوں کا خیال تھا کہ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں نہیں ہے جس کے متعلق ہم یقین سے کہہ سکیں کہ ان تجربوں میں کوئی دوسری بیماری مخل نہیں ہوگی سوائے ناروے کے اور کوڑھیوں پر تجربے کے لئے اس سے بہتر اور کئی جگہ نہیں تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے وہ کہاں بنائے گئے ہیں لیکن سائنس دانوں کا یہ خیال تھا کہ وہ فضا کو مسموم نہیں کریں گے بلکہ ان کو کوڑھیوں کی شفا کے لئے خدا تعالیٰ کچھ اور نئے راز عطا کر دے گا جو پہلے معلوم نہیں تھے۔ کہاں تک یہ درست ہے یہ الگ بحث ہے۔

میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے اپنے ظاہر و باہر حسن کا نظارہ کرایا ہے جیسا کہ غالب کہتا ہے

جب وہ جمال دل فروز، صورت مہر نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز، پردے میں مونہہ چھپائے کیوں

یعنی کائنات ساری خدا کے حسن کے پردے ہیں اور ان پردوں میں خدا کا حسن چھپا ہوا ہے مگر ہر دیکھنے والا دیکھ سکتا ہے اگر وہ گہری نظر سے ان پردوں کے پیچھے حسن کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ وہ پردے بولنے لگتے ہیں۔ وہ پردے اس حسن کو ظاہر کر دیتے ہیں اگر آپ کو دیکھنے کی آنکھ نصیب ہو۔ مگر اس کے علاوہ ایسی بھی صورت ہوتی ہے جیسا کہ غالب نے کہا کہ

جب وہ جمال دل فروز، صورت مہر نیم روز

جب وہ دل کو بھڑکا دینے والا جمال دن چڑھے کے سورج کی طرح ظاہر ہو جائے تو "پردے میں مونہہ چھپائے کیوں" کون ہے جو اسے دیکھ سکتا ہے، وہ تو نظروں کو خیرہ کر دے گا۔ ایسی صورت میں اسے پردوں کی کیا ضرورت ہے۔ تو اگر اس شعر کا کوئی اطلاق کہیں ہوتا ہے تو وہ ناروے پہ ضرور ہوتا ہے مگر اس کے منفی معنوں کا بھی اطلاق ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مجھے فکر ہوتی ہے اور تکلیف پہنچتی ہے کہ واقعی آنکھیں ایسی خیرہ ہو گئی ہیں کہ ان کو وہ حسن جو کھلا اور ظاہر و باہر ہے وہ دکھائی نہیں دیتا اور غافل رہتی ہیں۔ لوگ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور خالق کی طرف دھیان نہیں جاتا بلکہ یہ حسن ہی ان کی نظر کی صلاحیتوں کو گویا جلا دیتا ہے اور خاکستر کر دیتا ہے۔

پس یہ وہ چیزیں ہیں جو اس سفر میں میں سوچتا رہا اور میں نے سوچا کہ اسی مضمون کو آج آپ کے سامنے رکھوں کہ امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ظاہر و باہر حسن آپ کو دیکھنے کی توفیق بخشی ہے اس کو اگر آپ نہ پہچان سکیں اور اس کے نتیجے میں وہ مضمون دل میں پیدا نہ ہو جس کا ان آیات میں ذکر ہے اور بار بار سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی محبت میں دل اچھلنے نہ لگیں تو پھر آپ اس ملک کی خدمت کی کوئی توفیق نہیں رکھتے۔ پھر آپ جیسے چاہیں یہاں زندگی بسر کریں، جیسے چاہیں بلند ارادے باندھیں یہ وہ خدمت ہے جو محبت کے سوا نصیب ہو نہیں سکتی۔ پس محبت الٰہی ہی سب باتوں کا جواب ہے۔ اور ایسے حسین ملک میں اگر آپ توجہات کو ان مناظر سے پیچھے خالق کائنات کی طرف دوڑا دیں، اگر اس کے تصور سے اپنے ذہن کو مزین کریں تو ناروے سے زیادہ حسن آپ کے ذہنوں میں، آپ کی شخصیتوں میں پیدا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ تو ایک ظاہری حسن ہے مگر خدا کا تصور جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے جو راتوں کو بھی اٹھتے ہیں اور صبح بھی، کروٹیں بدلتے ہوئے بھی خدا کو یاد کرتے ہیں وہ حسن انسان کو ایک ایسے مجسم حسن میں تبدیل کر دیتا ہے کہ اس کے نتیجے میں ناممکن ہے کہ دوسرے اس کی طرف خدا کے حصول کے لئے دوڑیں نہیں اور اس کو اپنا وسیلہ بنائیں، یہ سارا مضمون اسی نتیجے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ جب وہ غور کرتے ہیں اور فکر کرتے ہیں تو ایک چیز ان کے دماغ میں ضرور جاگتی ہے کہ یہ باطل نہیں ہے۔ اتنا حیرت انگیز کارخانہ، ایسا متناسب یہ از خود بلاوجہ، بے مقصد پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایک کرسی کو آپ بنے ہوئے دیکھیں تو کوئی نہیں سوچ سکتا کہ از خود پیدا ہو گئی ہوگی کوئی نہیں سوچ سکتا کہ اگر از خود بھی پیدا ہوئی ہے تو بے مقصد ہے۔ صناعی کا ایک مقصد ہوتا ہے جو دکھائی دینے لگتا ہے اور ہم نے کئی قسم کے، رنگا رنگ کے ہٹے رستے میں دیکھے ہیں یعنی جن کو عام طور پر لوگ HUTS کہتے ہیں یا جھونپڑیاں، یہاں کی جھونپڑیاں بھی بڑی خوبصورت ہیں۔ مگر بعض بالکل سادہ اور معمولی، بعض بہت

لولاک لما خلقتُ الافلاک

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

حیدر سی بزار نعمت ہے

چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدرآباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

M. A SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST - 500253 HYDERABAD (A . P) ☎ 040-219036 INDIA

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون 649-04524

زیادہ حسین اور مزین لیکن کسی گھٹیا سے گھٹیا ہٹ کو دیکھ کر بھی کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ بے مقصد یہاں کھڑی کردی گئی تھی بلکہ پرانے BARNS جہاں توڑی وغیرہ اس قسم کے جانوروں کے چارے رکھے جاتے ہیں وہ ان کے کھنڈرات ہیں بہت ہی بدزیب لکڑیاں گل گئیں، رنگ بگڑ گئے، چھتیں ٹوٹ گئیں لیکن ان کو دیکھ کر بھی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بے مقصد پیدا کئے گئے تھے۔

پس یہی آواز ہے جو مومن کے دل سے ان باتوں پر غور کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور بڑے زور سے اٹھتی ہے کہ اے خدا تو نے ان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا **"فقنا عذاب النار"** پس ہمیں تو آگ کے عذاب سے بچا۔ اب دیکھیں ان دونوں باتوں کا کیا جوڑ ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا ان چیزوں کو اس لئے تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ لوگ یہ سن کر آگے گزر جاتے ہیں لیکن ٹھہر کر سوچتے نہیں کہ اس کا آگ کے عذاب سے آخر کیا تعلق ہے۔ کائنات کو دیکھا بے مقصد پیدا نہیں ہوئی یہ خیال آیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائے بات وہیں ختم ہو جانی چاہئے۔ مگر جن مومنوں کی بات ہو رہی ہے جن کی یادیں ہمیشہ خدا سے وابستہ رہتی ہیں جو رات اور دن کو اللہ کی محبت میں اٹھنے والے لوگ ہیں ان کا ذہن صرف ان نظاروں میں نہیں اٹکا رہتا جو وہ دیکھتے ہیں بلکہ لازماً اپنی طرف مائل ہوتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ یہ جو سامنے کے مناظر ہیں، یہ کائنات جو ہمیں دکھائی دیتی ہے ہم تو اس سے بہت ہی زیادہ ناقابلِ بیان حد تک عظیم شاہکار ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کا۔

اگر یہ زمین آسمان اسی طرح رہ جاتے تو کون تھا جو خدا کے اس حسن کو اور خدا کی اس صنعت کو دیکھتا، پہچانتا اور اس کی وسعتوں اور عظمتوں میں ڈوب سکتا۔ انسان ہی ہے جو آخری شاہکار ہے۔ انسان کی ذات میں یہ کائنات زندہ ہو گئی ہے۔ یہ مٹی، یہ درخت، یہ گھاس، یہ نہ سوچنے والی چیزیں اچانک حیرت انگیز طریق پر سوچنے لگی ہیں۔ پس قرآن کی یہ جو طرز کلام جس طرح اچانک رخ پھیرا گیا ہے وہ خود صناعی کا ایک حسن پیش کرتی ہے۔ اگر آپ اس مضمون کو نہ سمجھیں تو یہ دو باتیں بے معنی سی ہوں گی۔ **"فقنا عذاب النار"** کیوں پھر آگ کے عذاب سے بچائے۔ اگر کائنات خوبصورت ہے تو اس کا تمہاری آگ سے کیا تعلق؟ تمہاری آگ سے یہ تعلق ہے کہ تم بھی خوبصورت ہو اور کائنات سے بہت زیادہ خوبصورت ہو، ساری کائنات کا خلاصہ ہو۔

انسان کی صناعی میں جو کچھ خلقت کی، تخلیق کی صنعتیں رکھ دی گئی ہیں باہر کی کائنات کا ان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں۔ اور سب سے بڑی چیز سوچ، یہ مردہ کائنات اچانک جاگ اٹھی اور آپ کی صورت میں جاگی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں، آپ سن رہے ہیں، آپ محسوس کر رہے ہیں، آپ کا تصور وہاں تک جا پہنچا ہے جہاں تک اس کائنات کا وجود کسی صورت میں بھی آگے بڑھ نہیں سکتا تھا۔ زمین اپنی ساری عظمتوں کے ساتھ اگر اس میں انسان نہ ہوتا تو اپنے تصور کو دوسرے سیاروں تک نہیں پہنچا سکتی تھی، سورج تک بھی نہیں پہنچا سکتی تھی جس سورج سے وہ زندگی پا رہی ہے۔ اگر آپ انسانی سوچ اور فکر کی صلاحیتوں سے الگ کر کے اس زمین اور اس خوبصورت کائنات کو دیکھیں تو انسان کو نکالتے ہی یہ کائنات آپ کو عدم میں ڈوبتی ہوئی دکھائی دے گی، کچھ بھی زمین کا باقی نہیں رہے گا، نہ ناروے ہوگا، نہ صحرائے عرب ہوگا، نہ دوسرے ممالک، نہ سمندر، نہ خشکیاں، کوئی بھی خدا تعالیٰ کی صنعتوں کا حسن اپنی ذات میں حسن کہلانے کا مستحق تو رہے گا مگر اسے حسن کہنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جب دیکھنے کی آنکھ نہ ہو تو چیزیں عدم ہو جایا کرتی ہیں اسی لئے فلسفیوں نے اس پر ہمیشہ سے بحثیں اٹھائی ہیں۔ کئی فلسفی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کائنات تو ہماری سوچ کے نتیجے میں ہے۔ اگر ہم اپنی سوچ کو سمیٹنا شروع کریں اور ہر چیز جو ہمیں دکھائی دیتی ہے، جو سنائی دیتی ہے، جو محسوس ہوتی ہے، جو ہمیں سردی یا گرمی پہنچاتی ہے اس سے اپنے سوچ کے تعلق کاٹ لیں تو ہم تو ہوں گے مگر یہ کائنات نہیں رہے گی۔ پس سوچنے والا ہے اور غور کرنے والا ہے جس کے متعلق بعض فلسفی کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہی ہے ورنہ اس کے بغیر کوئی کائنات کا وجود نہیں۔ بعض کہتے ہیں کائنات کا وجود ایک بیرونی وجود ہے، سوچ کے ساتھ اس کا تعلق بس اتنا ہی ہے کہ اتفاق سے تم پیدا ہو گئے اور تم دیکھ رہے ہو ورنہ تم نہ بھی ہوتے تو کیا فرق پڑتا تھا۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی کسی وقت قرآن کریم کا وہ حل آپ کے سامنے رکھا تھا جو اس مسئلے کو حل کرتا ہے جس تک فلسفیوں کی نظر نہیں گئی۔ عالم اس ساری کائنات کو کہا گیا ہے اور عالم کی جگہ عالمین استعمال ہوا ہے یعنی مختلف وقتوں میں، مختلف صورتوں میں، مختلف دائروں میں یہ کائنات بٹی ہوئی ہے اس لئے عالمین ہے۔ اور عالم کا مطلب ہے وہ چیز جس کا علم ہو۔ اب دیکھیں قرآن کریم نے سورہ فاتحہ کی پہلی آیت میں **"بسم اللہ"** کے بعد **"الحمد للہ رب العلمین"** فرمایا کہ اللہ کی حمد کے گیت گاؤ سب حمد اسی کے لئے ہے جو تمام عالمین کا رب ہے۔ اب اس پہلو سے جب آپ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ سارے انسان، سارے سوچنے والے وجود کلیتاً مٹ جائیں تو عالمین اس لئے نہیں مٹیں گے کہ اللہ ہی ہے جو سب کو جانتا ہے اور ان کو معلوم کے دائرے سے آپ کبھی نکال ہی نہیں سکتے۔ اس لئے اس فلسفے کا جو الجھنیں پیدا کرنے والا فلسفہ ہے جس میں ڈوب کر جس کو حل کرنے کی کوشش میں آج تک کوئی فلسفی کامیاب نہیں ہو سکا، یورپ نے بھی بڑا زور مارا، بڑے بڑے اعلیٰ دماغ یہاں پیدا ہوئے کچھ اس طرف ہٹ گئے کچھ اس طرف ہٹ گئے مگر مسئلہ سمجھ نہیں آیا کہ واقعتاً اس میں سچائی تو ہے کہ اگر سوچ نہ ہو تو یہ کائنات کیا ہے کچھ بھی نہیں گویا مٹ گئی گویا اس کائنات کا وجود ہماری سوچ کے ظاہر ہونے سے پیدا ہوا۔ اور جب ہم سوچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ درست نہیں۔ ہم نہ بھی ہوتے تو کائنات رہتی لیکن کیسے پتہ چلتا کہ کائنات ہے۔ اس بحث میں ہزاروں سال سے لوگ الجھے ہوئے ہیں لیکن حل نہیں کر سکے۔ قرآن کریم میں سورہ فاتحہ کی پہلی آیت نے اس مسئلے کو حل کر دیا۔ فرمایا تم اپنے زاویہ نگاہ سے سوچتے ہو، تم سمجھتے ہو گویا تم ہی ہو جس کی سوچ کے نتیجے میں ایک بیرونی چیز دکھائی دے رہی ہے اور اس کے وجود کو ثبات مل رہا ہے لیکن تمہاری سوچ جاتی کہاں تک ہے، کہاں تک جا سکتی ہے۔ زمین کی جو پنہائیاں ہیں ان تک بھی تو تمہاری سوچ نہیں پہنچی۔ تمہیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ اس زمین کے اندر گہرائی تک کیا کچھ ہے۔ اور باوجود اس کے کہ سائنس دان ہمیشہ ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں اور اپنی جستجو کو آگے بڑھا رہے ہیں جیسا کہ ڈیوڈ ایٹنبرا کا میں نے ذکر کیا وہ جگہیں جو زندگی سے خالی دکھائی دیتی تھیں ان کو جب کھولا اور کھودا اور ٹٹولا تو وہاں زندگی کا ایک جہان دکھائی دیا مگر یہ بھی صرف ایک سطحی علم ہے۔ جو اس کے پس منظر میں ہے، اس کے پیچھے ہے ان کی خوراک کا نظام، کیسے ان کو عقل عطا کی گئی، کیسے ہر جانور کو اپنی مرضی، اپنے مقصد کے رستے بتائے گئے کہ تم ان پر چلو تو تمہاری بقا کے سارے سامان یہاں موجود ہیں۔ کون سی ذات ہے جس نے ان کو سمجھایا اور کیسے ان کے چھوٹے چھوٹے دماغوں میں بلکہ ایسے جانوروں میں بھی جن کا دماغ ابھی پیدا نہیں ہوا ان کے مقصد کی باتیں اس طرح لکھ دی گئیں جیسے کمپیوٹر کسی چیز کو لکھ دیتا ہے اور صرف پڑھنے والے پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اس کمپیوٹر کے لئے کوئی جگہ ہونی چاہئے جہاں وہ لکھا جائے۔ لیکن یہ جو کمپیوٹر خدا تعالیٰ نے بنایا ہے وہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے اور دنیا کے سارے ماہرین حیاتیات جانتے ہیں کہ ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ ان گنت تعداد ایسے کیڑے مکوڑوں بلکہ اس سے پہلے کی حالتوں کی ہے جب وہ کیڑے مکوڑے کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، جن کے اندر دماغ کا کوئی وجود نہیں اور احساس کے کوئی ریشے نہیں ہیں، پھر بھی ان سب کو پتہ ہے کہ ہم نے کہاں جانا ہے، کیا کرنا ہے، کیا کھانا ہے، کیا نہیں کھانا، کہاں ہماری زندگی محفوظ ہے، کہاں ہماری زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔ یہاں پہنچ کر وہ مزید سوچنا چھوڑ دیتے ہیں، تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کیا ہے مگر یہ علم ہے کہ ہو یہی رہا ہے۔

تو جس انسان کی سوچ اتنی محدود ہے کہ ایک کیڑے کی جو احساس کی طاقت ہے اس کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ نہیں جانتا کہ وہ کیسے کام کر رہی ہے اس سے جو عالم جاگا ہے اس کی حیثیت بھی کیا ہے۔ ایک سرسری سا عالم جاگا ہے جو اصل عالم کے مقابل پر ایک پر پشہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک مچھر کے پر سے بھی کم اس حیثیت ہے جو انسان کو ہے۔ پس کتنی سی کائنات اس نے جگا دی ہے۔ اکثر کائنات اسی طرح سوئی پڑی ہے جو اس کے لئے علم سے باہر ہے۔ اور پھر فلسفیوں کا یہ کہنا کہ ہمارے وجود سے کائنات ہے، ہم سوچیں تو یہ کائنات بنتی ہے، نہ سوچیں تو کچھ بھی نہ رہے اس کا جواب قرآن کریم یہ دیتا ہے کہ اصل سوچنے والا تو خالق ہے۔ **"رب العلمین"** تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہی نہیں بلکہ ان کو پالنے والا ہے۔ اور علم کی انتہاء کے بغیر پالنا ممکن نہیں۔ جتنے بھی جاندار دنیا میں زندہ ہیں ان کو پالنے کے لئے گہرے علم کی ضرورت ہے کہ ان کو کس چیز کی ضرورت ہے، کتنی ضرورت ہے، کیا ان کو خدا تعالیٰ ہوشیاریاں عطا کرے تو بعض ماحولوں میں زندہ رہ سکتے ہیں اور کیا نہ کرے تو وہ چل نہیں سکتے۔

ایک ایسی جھیل پر جہاں ہم نے مچھلیوں کی بہت تلاش کی اور کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا میں نے اپنے بچوں کو وہ SEAGULLS دکھائیں جو اڑ رہی تھیں اور نیچے اترتی تھیں اور کچھ لے کے نکل جاتی تھیں۔ اب ناروے میں رہ کر کوئی انسان SEAGULLS پر بھی غور نہ کر سکے تو کتنی حیرت کی بات ہے۔ کھلے پانیوں میں ان کی زندگی کی بناء رکھ دی گئی ہے اور وہ روز اس یقین کے ساتھ جاگتی ہیں ایک رب العالمین ہے جو ساری کائنات کا رب ہے اور ہمارے پالنے کے لئے اس نے سامان کر رکھے ہیں۔ وہ بھوکی نہیں مریں۔ ورنہ انسان سوچے کہ اوپر سے پانی میں دیکھے تو اس کی سطح کے REFLECTION کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے گا۔ کہاں یہ کہ وہ مچھلی پر جھپٹے اور ایسے نشانے کے ساتھ جھپٹے کہ مچھلی عین اس کے پنجے میں آئے اور اسے وہ لے کے اڑ جائے۔ اور ہر روز اس توکل کے ساتھ ہر جانور جاگتا ہے کہ میرا رزق میرے خدا نے مہیا کر رکھا ہے اور رزق لینے کی اور رزق پکڑنے کی صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ اب کووں کو یہ صلاحیت نہیں، چیلوں کو یہ صلاحیت نہیں، لاکھوں کروڑوں، اربوں جانور ہیں جن کو یہ صلاحیت نہیں کہ سمندر کے پانی یا جھیلوں کے پانی میں تیرتی ہوئی مچھلیوں کو دیکھ بھی سکیں اور پکڑ بھی سکیں۔

پس قرآن کریم فرماتا ہے **"کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلاً"** کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کی ایک شاکلت پہ پیدا کیا ہے اور اس کی شاکلت، جس طرح اس کو ڈھالا گیا

ارشاد نبوی ﷺ

اِجۡتَنِبُوا الۡغَضَبَ

ترجمہ۔ سخت غصّے سے بچو۔

منجانب۔ ڈرکسن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:۔

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگولین کلکتہ 700001

فون نمبرز۔ 2430794,241652,248522

درخواستِ دعا:۔

مکرم رشید احمد صاحب ٹیچر وڈمان آندھرا اپنے بھائی مکرم اسماعیل احمد صاحب کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں جو کہ پیر میں چوٹ آنے کی وجہ سے ایک سال سے بیمار ہیں۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

درخواست دعا۔: مکرم حیدر خان صاحب کیرنگ اڑیسہ اپنے اور اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(سید بشارت احمد قادیان)

ہے، جس شکل میں ڈھالا گیا ہے اس میں آپ کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے تو وہ چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہر چیز اپنی ذات میں کامل اور مکمل ہے۔ پس دیکھو اس SEAGULL کو کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے توکل پر اٹھتی اور توکل پر سوتی ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ نے اس کے توکل کو ناکام نہیں کیا، نامراد نہیں کیا۔

اس مضمون کی طرف انسان کی توجہ پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو کتنے ہی ایسے جاندار ہیں جن کا رزق تم پر نہیں ہے اللہ پر ہے۔ اللہ نے اس کے مستقر بھی اس کو بتا دیئے ہیں اور مستودع بھی بتا دیئے ہیں۔ اللہ نے اسے سکھا دیا ہے کہ کن علاقوں میں اس نے لوٹ لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بتا دیا ہے کہ کن جگہوں پر عارضی ٹھکانے کرنے ہیں۔ پس وہ بے شمار جانور جو گرمیوں میں یہاں دکھائی دیتے ہیں اور سردیوں میں غائب ہو جاتے ہیں کبھی غور تو کریں کہ یہ آیت کریمہ آپ کو کیا سمجھا رہی ہے۔ ہر ایک کا ایک مستودع ہے، ایک مستقر ہے اور اسے پتہ ہے کہ کتنی دیر میں کہاں ٹھہروں اور کس وقت میں وہاں سے روانہ ہو جاؤں۔

تو یہ وہ مضمون ہے "**ربنا ما خلقت ھذا باطلاً**" کا جو انسان جتنا غور کرتا چلا جاتا ہے اس کی طبیعت اپنی طرف لازماً مائل ہونی چاہئے۔ اور جن اولوالالباب کا ذکر کیا ہے ان کی ضرور مائل ہوتی ہے۔ اچانک انسان ایک اور احساس کی دنیا میں آنکھیں کھولتا ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ میں عالم کیا ہوں اصل عالم تو وہ ہے جو ساری کائنات پر اپنے علم کے ذریعے اپنے غلبے کو کامل کئے ہوئے ہے "**وسع کرسیه السموٰت والارض**" اس کے علم کی کرسی ساری کائنات پر مسلط ہے زمین پر بھی اور آسمان پر بھی۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے یہی آیت کرسی بتاتی ہے "**و لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شآء**" ان کا علم تو اتنا بھی نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے ذرے پر احاطہ کر سکیں اتنی ہی توفیق ملتی ہے جتنی خدا اجازت دیتا ہے اس سے زیادہ اب ان کے علم کو آگے بڑھنے کی توفیق نہیں ملتی تو پھر ہم کیسے عالم اور اس عالم کی بناء ہم پر کیسے ہو گئی۔

جہاں تک مادی عالم کا تعلق ہے اس کی بناء علم پر ہے اس بات پر تو مفکرین سارے متفق ہیں کہ اگر علم نہ ہو تو گویا جہان غائب ہو گیا مگر ہمارے نہ ہونے سے تو اس جہان کو کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ اگر غائب ہو گا تو معمولی سا ہو گا اور وہ وقت جو لامتناہی ہے جس کو ہم ازل بھی کہتے ہیں اور ابد بھی جس کا نہ ماضی میں کوئی کنارہ ہے نہ مستقبل میں، اس وقت میں ہماری سوچ کی حیثیت کیا ہے۔ وہ تو ساری کائنات میں کسی جگہ ایک باریک سا نقطہ بھی ڈال دیں تو وہ کائنات اس نقطے کے مقابل پر زیادہ عظیم ہے جتنے ازل اور ابد ہمارے سوچ کے نقطے سے عظیم تر ہیں۔ کیونکہ ازل میں اور ابد میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہر چیز کو سکیڑتی چلی جاتی ہے، سمیٹتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چیز نظروں سے غائب ہو جاتی ہے تو عالم وہی ہے جو اللہ ہے۔

پس سورہ فاتحہ نے دیکھیں کیسا عظیم الشان علم و معرفت کا جہان ہمارے سامنے کھول دیا۔ "**الحمد لله رب العالمین**" تو اس کے بعد اس سے بڑھ کر انکساری کا سبق انسان کو کیا مل سکتا ہے کہ عالمین تو خدا سے قائم ہے۔ ان کا ذرہ ذرہ، ان کے باریک تر راز بھی اللہ پر روشن ہیں جو وہ بنانے والا ہے اور اس نے جو ہمیں بنا دیا تو ہمارے اندر بھی ایک عالمین بنا دیا ہے۔ اس ساری کائنات کا خلاصہ انسان ہے اور اس خلاصے کو وہ عظمت بخشی جس کے مقابل پر ساری کائنات کی کوئی حیثیت نہیں رکھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "**لو لاک لما خلقت الافلاک**" یہ افلاک تو تیرے بنانے کے لئے ایک سیڑھی تھے، ایک ذریعہ تھے اگر تجھے نہ بنانا ہوتا تو اس کائنات کو آغاز ہی سے پیدا نہ کیا جاتا۔ کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ وہ سوچ جو زمانے اور SPACE، زمان و مکان میں پھیلتی ہے اس سوچ کو زمان و مکان میں پھیلنے کے باوجود زندگی نہیں ملتی۔ یہ اور نکتہ ہے جو آپ کو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔

بڑے سے بڑا سائنس دان، بڑے سے بڑا فلسفی جو زمان و مکان کے مسائل کو حل کرتا ہے محض اپنی حکمتوں سے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر وہ خالق تک نہ پہنچ سکے تو عالم تک جو پہنچا ہے وہ تو ایک معمولی سی بات ہے۔ اس کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ان کائنات کے رازوں اور ان کی وسعتوں کے مقابل پر جو خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں۔ ہاں اگر عالم تک پہنچ جائے **العالم** یعنی خدا تعالیٰ تک، اگر خالق تک پہنچ جائے تو گویا تمام عالمین تک پہنچ گیا گویا تمام عالمین کو اس نے فتح کر لیا۔ یہ وہ مقام محمدی ہے جس کو قرآن کریم نے کئی پہلوؤں سے پیش فرمایا ہے، صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔ آپ اس مرتبے تک پہنچے جہاں خدا تعالیٰ اپنی ایسی صفات کے ساتھ آپؐ کو دکھائی دینے لگا کہ اس سے پہلے کبھی کسی آنکھ نے اس صفائی اور اس لطافت کے ساتھ اپنے خدا کی صفات کا نظارہ نہیں کیا تھا۔ ان صفات حسنہ کا مظہر بنے تو آپ کا دل عرش عظیم کہلایا اور یہ جو سفر ہے یہ سوچوں کا وہ سفر ہے جس کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت آپ کو انگلی پکڑ کر لے جا رہی ہیں۔

پہلے کائنات پر غور کریں مگر اللہ کی محبت کے ساتھ۔ اس کے بغیر یہ سارا غور بے کار جائے گا۔ اللہ کا پیار دل میں ہو تو جتنا جتنا کائنات کے رازوں پر آپ کو دسترس ہو گی اتنا ہی خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے دل پر غالب آتی چلی جائے گی۔ یہ سوچوں کا سفر بالآخر وہاں تک پہنچاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بعثت کا مقام ہے۔ چنانچہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "**ربنا اننا سمعنا**" یعنی مومن کے دل سے پھر یہ آواز اٹھتی ہے "**اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان**" یہ ایک حیرت انگیز ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہوا مضمون ہے۔ اس کی ترتیب پر غور کئے بغیر آپ اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ بصارت کے سوا انسان کو شنوائی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر بصیرت ہے اور بصارت ہے تو پھر وہ سننے کی آواز آپ سنیں گے اور اس کا جواب دیں گے۔ ورنہ ایک اندھا حقیقت میں جو خدا تعالیٰ کی کائنات کے رازوں کا نظارہ نہیں کر سکتا اس کو وہ آواز سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اس کو کہا جائے کہ دیکھو خدا نے نور پیدا کیا، خدا نے رنگ پیدا کیا، خدا نے توازن پیدا کیا وہ کہے گا مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ آپ اسے کہیں کہ خدا نے اتنی وسیع کائنات پیدا کی۔ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے تو اپنے جسم کے باہر کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ قدم رکھتا ہوں تو پتہ کوئی نہیں کہ گڑھے میں جاؤں گا یا کسی مضبوط زمین پر قدم رکھوں گا تو مجھے کیا اس سے۔

پس "**سمعنا**" کا مقام دیکھنے کے بعد آتا ہے، بصیرت اور بصارت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے پہلے دیکھنے کا سفر شروع کیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں، وہ غور کرتے ہیں، وہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں وہ نئے نتائج نکالتے ہیں۔ اس وقت وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ انہیں محمد رسول اللہ کی آواز سنائی دے۔ اس وقت وہ سنتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہاں یہ درست ہے "**ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان**" بے اختیار ان کے دل سے آواز اٹھتی ہے اے ہمارے رب ہم نے سن لیا جب ایک منادی کرنے والے یعنی محمد رسول اللہ نے منادی کی "**للایمان**" ایمان کی طرف بلایا "**ان امنوا بربکم فامنا**" جب تک پہلے ربوبیت سے واقفیت نہ ہوئی ہو، ایمان بالغیب یہاں کام نہیں آتا۔ یہ مضمون ایک الگ اور وسیع اور گہرا مضمون ہے کہ ایمان بالغیب کا کیا مطلب ہے مگر یہاں اس موقع پر جو پچھلا مضمون ہے اس سے تعلق باندھا گیا ہے جہاں یہ عرض کیا تھا بندے نے کہ "**ربنا ما خلقت ھذا باطلاً**"۔

اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یہاں تک پہنچایا گیا ہے کہ ہم نے اب ایک منادی کرنے والے کو سنا۔ پہلے تو ہمارا تصور محض سوچوں کی راہ سے خدا تک پہنچ رہا تھا، امکانات کی دنیا میں تھا، حقائق کی دنیا تک ابھی اس نے قدم نہیں رکھا تھا۔ مگر ایک حقائق کی دنیا والے نے آواز دی جو اپنے رب کے وطن سے ہو آیا تھا یعنی رب کے وطن سے مراد ہے وہ رب جو اپنے مومنوں کی سوچوں میں بستا ہے اور جب اس تک رسائی ہو جائے تو گویا وہ خدا کا وطن بن جاتا ہے۔ پس خدا کا وطن اس پہلو سے محمد رسول اللہ کا وہ وطن تھا جس میں خدا اتر آیا تھا۔ پس جس نے خدا کا وطن دیکھ لیا اور پھر خدا کو دیکھنے کے بعد اترا ہو اور پھر آواز دے رہا ہو اس وقت ایمان میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اپنے دیکھنے کے نتیجے میں رب رب کہتے ہوئے بھی یہ عرض کرتے ہوئے کہ اے خدا ہم تجھے پہچان گئے ہیں ہمیں آگ میں نہ ڈالنا، ہم کوشش کریں گے ہم ٹھیک ہو جائیں۔ مگر یہ جو اقرار ہے یہ اصل اقرار اس وقت پیدا ہوا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زبان سے یہ منادی سنی ہے کہ اے سوچوں کی وادیوں میں بسنے والو! تمہیں ابھی بھی پتہ نہیں کہ رب کون ہے۔ وہ رب مجھ سے پوچھو، مجھ سے میرے ذریعے دیکھو اور میری زبان سے سنو کہ وہ رب کیا ہے۔ یہ آواز جب سنی تو انہوں نے کہا "**امنا**" اے خدا ہم ایمان لے آئے۔

تو اب دیکھیں پہلا ایمان جو کتنا مضبوط اور شاندار دکھائی دے رہا تھا عام دنیا داروں سے کتنا ممتاز کر رہا تھا ان لوگوں کو جو خدا کی یاد میں کائنات پر غور کرتے ہوئے سوچوں کے سفر اختیار کرتے ہیں، لگتا تھا بس یہی منزل ہے اس کے بعد کوئی منزل نہیں۔ لیکن پھر ایک وصل کی منزل آئی ہے جو اندر کی راہ دکھانے والی ہے جو بتاتی ہے کہ میں ہو آیا ہوں وہاں سے جس طرف تم جا رہے ہو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ جھوٹ ہے۔ اور یہ دستور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اپنی زندگی کے ہر معاملے میں تھا۔ ایک دفعہ مدینے میں رات کو شور پڑا اور خطرہ تھا کہ کسی طرف سے کوئی شرارت پیدا ہو رہی ہے لوگوں نے جلد سے جلد اپنی گھوڑیوں پر کاٹھیاں کسیں اور ان کو زینیں پہنائیں اور جب وہ روانہ ہوئے دیکھنے کے لئے وہ کونسی جگہ تھی۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم واپس آ رہے تھے۔ تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی واپسی کا سفر تھا آپ نے ان کو بتایا کہ میں دیکھ آیا ہوں فکر کی کوئی بات نہیں جو بھی خطرہ تھا وہ ٹل گیا ہے۔

پس، خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ واپس آنے والا وجود ہے جو ان مومنوں کو ملتا ہے جو ابھی سفر میں، ابھی رستے میں ہیں۔ اور جب وہ کہتا ہے کہ ہاں میں خدا کو دیکھ آیا ہوں۔ میں نے اپنے رب کا نظارہ کیا ہے تو پھر یہ کہتے ہیں "**امنا**" اے خدا اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ ایمان ہوتا کیا ہے "**ربنا فاغفر لنا ذنوبنا**" وہ آگ جس سے بچنے کی دعا مانگی گئی تھی وہ اب پوری ہوئی ہے۔ وہ محض ایک ایسی دعا نہیں تھی جو آپ نے مانگی اور یقین کر لیا کہ اب ہم بچ گئے۔ ہم نے آگ سے بچنے کی دعا مانگی ہے۔ اس کے پورا ہونے کی

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔629443

درخواست دعا۔ : مکرمہ جی ایم عائشہ صاحبہ آف مرکرہ (کرناٹک) اپنی اور بچوں کی صحت دینی و دنیاوی ترقیات اور بچوں کے احمدیت کے خادم بننے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ مکرم بغاتی خان نیاگڑھ اپنے بچوں اور نواسے اور اپنی نوکری اور دینی و دنیوی ترقیات پریشانیوں کی دوری کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر تین صد روپے۔

علامتیں نظر آنی چاہئیں۔ اور وہ علامتیں محمدؐ رسول اللہ کی پہچان ہے، آپ پر ایمان لانا ہے، آپ کے دعاوی پر ایمان لانا ہے۔ اس کے بعد خدا یہ دعا سکھاتا ہے "ربنا فاغفرلنا ذنوبنا" پھر مغفرت کا سفر شروع ہوتا ہے "و کفرعنا سیاتنا" اور ہم میں تو بہت سی کمزوریاں ہیں۔ کمزوریوں کو دور کئے بغیر ہم کیسے تیری عقوبت سے بچ سکیں گے۔ اس لئے اب پہلوں کی تو مغفرت فرما دے اور آئندہ اب تو ہی ہماری کمزوریاں دور کر۔ کیونکہ ہمیں اپنی کوششوں سے تو کمزوریاں دور ہوتی دکھائی نہیں دیتیں۔ بار ہا انسان کوشش کرتا ہے ہر دفعہ ناکام ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر جو ایمان لانا ہے اس کا تقاضا یہ ہے جس کا مطلب ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ باتیں تھیں جو اپنے پر ایمان لانے والوں کو سمجھائیں کہ "جس خدا تک میں پہنچا ہوں، جہاں سے ہو کر میں آیا ہوں وہ بڑی مغفرت والا خدا ہے اور بغیر گناہوں کی بخشش کے تمہیں اس کی لقاء نصیب نہیں ہو سکتی۔ تم اس لقاء سے محروم رہو گے اگر پہلے بخشش نہیں کرواؤ گے۔ کتنے گہرے راز کی بات بتائی اور خدا سے متعارف ہونے والا انسان ہی ہے جو یہ راز بتا سکتا ہے۔ یہ سفر کی باریکیاں محض اس بات سے تو نہیں مل سکتیں کہ انسان نے سوچا، غور کیا، خدا کی قدرت کے نظارے دیکھے اور ان سے مرعوب ہوا، ان کے حسن سے وہ گھائل ہو گیا، خدا کی ہستی اور اس کے حسن کا قائل ہو گیا یہ ساری چیزیں سوچوں کی باتیں ہیں بہت اچھی لگتی ہیں مگر معرفت کے راز نہیں ہیں۔ معرفت کا راز وہی ہے جو خدا نے محمدؐ رسول اللہ کے ذریعے ہمیں سمجھایا کہ دیکھو میں مغفرت کرنے والا ہوں جو تمہاری زندگی گزر گئی ہے کوئی نہیں جانتا کہ ساری گزر گئی ہے یا کچھ باقی ہے۔ ایک بچہ بھی نہیں جانتا کہ میری کتنی زندگی باقی ہے، کتنی گزر گئی ہے اور زندگی کا ہر حصہ جو گزرا ہوا ہے وہ بہت سی کوتاہیوں کا شکار ہے۔ بچوں کی دیکھ بھال میں جو کوتاہیاں ماں باپ سے ہو جاتی ہیں ان کا بھی نقصان بچوں کو پہنچ رہا ہوتا ہے۔ انسان اپنے فرائض منصبی سے جو کوتاہی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے جو دوسری طرف توجہ پھیرتا ہے یہ بھی اس کے دل پر زنگ لگانے والی چیزیں ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ایک غسل کا طریق بتایا اور وہی طریق ہے جو صحابہ کی زبان سے جاری ہوا "ربنا فاغفرلنا ذنوبنا" اے اللہ ہمیں غسل کی توفیق بخش۔ سارے گناہوں کے داغ مٹ جائیں۔ "و کفرعنا سیاتنا" اور نہا دھو کر جب آپ بعد میں باہر نکلیں تب بھی آپ کے جسم کی وہ کمزوریاں، وہ بھیانک داغ جو جسم کا حصہ بن چکے ہیں وہ دھونے سے دور نہیں ہوا کرتے۔ وہ "سیات" ہیں جو ہمیشہ آپ کو کمزوریوں میں پھر بھی مبتلا کر سکتی ہیں۔ ایک آدمی لنگڑا ہے، ایک آدمی کانا ہے ایک آدمی کو کوئی اور سوچ کی طاقت نہیں ہے یہ اس کی "سیات" ہیں۔ روحانی دنیا میں انہی کو "سیات" کہا جائے گا۔ فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھایا کہ پھر یہ دعا کرنا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زبان سے یہ پیغام دیا، یہ دعا کرو۔ اے خدا! اب ہماری کمزوریاں دور فرما دے۔

اور آخری بات جو مانگی گئی ہے وہ میں آپ کو بتاتا ہوں اس کو مانگے بغیر ناروے کی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جب تک یہاں جماعت احمدیہ کا بوڑھا، بچہ، ہر مرد اور ہر عورت جب تک وہ زندگی حاصل نہ کرلیں جس زندگی کا ان آیات میں ذکر ہے اس وقت تک وہ زندگی کا کوئی پیغام ناروے

وہ زندگی حاصل نہ کرلیں جس زندگی کا ان آیات میں ذکر ہے اس وقت تک وہ زندگی کا کوئی پیغام
ناروے کو نہیں دے سکتے۔ کوئی زندگی بخش رستہ اختیار نہیں کر سکتے جس سے اس مردہ ملک کو یا نیم مردہ ملک کو زندہ کردے۔ وہ یہ رستہ ہے۔ چنانچہ فرمایا آخری بات یہ اور کتنی گہری حکمت اور معرفت کی بات ہے کہ کمزوریاں دور کرنے کا سفر بھی تو وقت چاہتا ہے۔ اور بعض انسان اتنی کمزوریوں میں مبتلا ہیں کہ ان کو وقت مل ہی نہیں سکتا اور عمر کے ایسے حصے میں ان کا احساس بیدار ہوا ہے جب کہ اکثر عمر کا وقت گزر گیا اور ضائع ہو گیا تو آخری دعا کیسی پتے کی، کیسی گہری دعا ہے جو سمجھا دی۔

"و توفنا مع الابرار" اب ہمارا جو کچھ ہے تیرے سپرد ہو گیا۔ کمزوریاں دور کر اور کیسے دور کر اور کتنی رفتار سے دور کر یہ تیرا کام ہے۔ اب ہم نے تو عرض حال کر دی۔ ایک ہی التجاء ہے کہ مارنا نہیں جب تک کہ ہم تیرے حضور نیکوں میں نہ لکھے جائیں۔ یہ وہ درجہ کمال ہے جو مومن کے سفر کا ہے۔ جو اس طرح آغاز میں کائنات کی مردہ چیزوں پر غور کرنے سے شروع ہوتا ہے پھر زندگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پھر اپنی طرف۔ اور ایک نکتہ ہے جو یاد رکھنے کے لائق ہے۔ آغاز اللہ کی محبت سے کریں گے تو سفر کامیاب ہوگا۔ لیکن وہ محبت جو بعد میں نصیب ہوگی وہ ابتدائی درجہ کی محبت کے مقابل پر بدرجہا بہتر ہوگی کیونکہ ابتدائی محبت تو بعض دفعہ دہریوں کو بھی ہو جاتی ہے یعنی ان کو خدا کے اوپر یقین نہیں پھر بھی دل چاہتا ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو۔ کافروں کو بھی نصیب ہو جاتی ہے ہر مذہب والوں کے دل میں، ہر شریف آدمی کے دل میں خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا نمک چھڑکا ضرور ہے لیکن وہ کام نہیں آتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے محبت کے گر نہ سیکھے جائیں اور آپ ہی کے حضور التجانہ کی جائے کہ ہمیں اپنے غلاموں میں شامل کر لیں۔ پھر آپ کے سکھائے ہوئے رنگ اختیار کر کے جس طرح حضور نے فرمایا یعنی خدا نے آپ کو سمجھایا اور آپ نے ہمیں سمجھایا اس طرح اگر آپ سفر شروع کریں اللہ کی طرف تو اس کا انجام لازماً نیک ہوگا اور ایسے لوگوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی صلاحیت خدا کی طرف سے ملا کرتی ہے آپ کے اندر انقلاب برپا کرنے کی ایسی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ ناممکن ہوگا دنیا کی کسی قوم کے لئے کہ وہ آپ کی راہ میں کوئی دیوار کھڑی کر سکے ہر روک کو آپ عبور کر جائیں گے اور دلوں کی فتح آپ کے نام لکھی جائے گی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ جلد جلد ہم ناروے کے حالات کو بدلتا ہوا دیکھیں۔ وہ آرزو جو دیر سے، مدتوں سے میرے دل میں چٹکیاں بھرتی ہے کاش ہم یہاں نارو یجن قوم کو جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے دیکھیں۔ خدا کرے کہ اس آرزو کے پورا ہونے کے دن قریب تر آ جائیں۔

اعلان معافی

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم غلام نبی صاحب درویش قادیان کو ازراہ شفقت اخراج از نظام جماعت کی سزا معاف فرما دی ہے۔ مطلع کیا جاتا ہے۔

نائب ناظر امور عامہ قادیان

دعائے مغفرت

مکرم منیر احمد صاحب رتن باغ لاہور مورخہ 6-12-96 بروز جمعۃ المبارک بعمر 35 سال وفات پا گئے ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم نے تین لڑکے اور دو لڑکیاں بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ احباب سے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ (عبدالمالک آف لاہور)

STAR
☎ 5457153
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

GURANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

مسائل رمضان المبارک

عبدالماجد صاحب طاہر

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہیئے۔

حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

"من لم یجمع الصوم قبل الفجر فلا صیام لہ"
(ترمذی۔ کتاب الصوم۔ باب لاصیام لمن لم یعزم من اللیل)۔

جو فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔

اسلام نے اعمال کی بنیاد نیتوں پر رکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "الاعمال بالنیات" کہ اعمال کا انحصار انسان کی نیت اور ارادہ پر ہے اس لئے اسلامی عبادات کے شروع کرنے کے لئے بھی اخلاص، نیت اور نیک ارادہ شرط ہے۔ یہی بات روزہ کے بارہ میں فرمائی ہے کہ اس کے لئے نیت کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ انسان رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ اور نیت کرکے سوئے۔

روزہ کی نیت کرنے کے لئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔ نیت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جانی چاہیئے البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہوسکا کہ آج سے رمضان شروع ہو رہا ہے یا سویا رہا۔ صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار دوپہر سے پہلے خبر ملی کہ کل رمضان کا چاند مدینہ کی کسی مضافاتی بستی میں دیکھ لیا گیا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا "جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کرلے اور جس نے کچھ کھاپی لیا ہے وہ بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے۔" (ابوداؤد۔ کتاب الصیام باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان)۔

نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرتے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کرسکتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

"انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علیٰ بعض ازواجہ فیقول ھل من غداء فان قالوا لاقال فانی صائم"
(صحیح مسلم۔ کتاب الصوم باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النھار)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ اگر یہ جواب ملتا کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزے کی نیت کی جاسکتی ہے۔ گو حضور علیہ السلام کے یہ روزے نفلی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھاکر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی اب میں کیا کروں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا، دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں"۔ (البدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

سحری کے آداب

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تسحروا فان فی السحور برکۃ"
(بخاری کتاب الصوم۔ باب برکۃ السحور)۔

اے مسلمانو! سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

"السحور" سحر سے ہے جس کے معنے صبح کے ہیں اور "السحور" کا لفظ علی الصبح کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی لیکن مسلمانوں کو سحری کا حکم ہوا اس کے فرق کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"فصل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب اکلۃ السحر"
(سنن الداری۔ کتاب الصوم۔ باب فضل السحور)

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔

یعنی مسلمان سحری کھاکر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے۔

سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے لیکن آدھی رات کو اٹھ کر سحری کھالینا مسنون نہیں۔ اصل برکت اتباع سنت میں ہے اور سنت یہ ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑا پہلے انسان کھاپی لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا یہی طریق تھا۔ صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں:

"تسحرنا ثم قمنا الی الصلوٰۃ" کہ سحری کھانے کے بعد ہم نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (ترمذی۔ کتاب الصوم۔ باب تاخیر السحور)

یعنی سحری کے اختتام اور نماز فجر کے دوران بہت کم وقفہ ہوتا تھا۔

حضرت انسؓ، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز فجر کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہوا کرتا تھا تو زید بن ثابت نے جواب دیا کہ قریباً پچاس آیات پڑھنے کے برابر وقفہ ہوتا تھا۔

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب قدر کم بین السحور و صلاۃ الفجر)

یعنی اندازاً دس سے پندرہ منٹ۔ پچاس آیات کی تلاوت پر قریباً اتنا وقت خرچ ہوتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں:

"کنت اتسحر فی اھلی ثم تکون سرعۃ بی ان ادرک صلوٰۃ الفجر مع رسول اللہ"
(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الفجر)

یعنی اپنے گھر میں سحری کرکے مجھے بسرعت جاکر نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہونا پڑتا تھا۔

سحری کی تاکید کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے کھانے کے ذریعہ دن کے روزہ (کی مشقت) اور رات کی عبادت (میں جاگنے) کے مقابل پر قیلولہ کے ساتھ مدد چاہو"۔
(ابن ماجہ۔ کتاب الصیام۔ باب ماجاء فی السحور)

ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"صبح کا یہ مبارک کھانا رات کے آخری حصہ میں کھایا کرو۔"
(الجامع الصغیر۔ الجزء الاول حدیث نمبر ۲۳۹۲)

اسی طرح فرمایا:

"سحری کیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔"
(الجامع الصغیر۔ الجزء الاول حدیث نمبر ۳۲۹۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"رمضان المبارک کے مہینہ میں آنحضورؐ کو میں نے سنا آپ (مسجد میں موجود) صحابہؓ کو سحری کے لئے بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے اس صبح کے مبارک کھانے کے لئے آؤ۔"
(سنن نسائی۔ کتاب الصیام۔ باب دعوۃ السحور)

حضورؐ کے ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سحری کھا رہے تھے تو فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو عطا کی ہے۔ اس لئے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔

(نسائی۔ کتاب الصیام۔ باب فضل السحور)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے انس میں نے روزہ رکھنا ہے مجھے کھانے کی کوئی چیز لادو"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی لے آیا اور اس وقت حضرت بلالؓ کی پہلی اذان ہوچکی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا "انس! دیکھو (مسجد میں) کوئی اور آدمی ہے جو میرے ساتھ سحری میں شامل ہو"۔ حضرت انسؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ میں تو ستو پی کر روزہ رکھ چکا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہم نے بھی روزہ ہی رکھنا ہے۔ چنانچہ زیدؓ بن ثابت نے حضورؐ کے ساتھ سحری کھائی۔
(نسائی۔ کتاب الصیام۔ باب السحور بالسویق والتمر)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ سحری میں کسی قسم کے تکلفات نہیں فرماتے تھے جو میسر ہوتا تھا اس سے روزہ رکھ لیتے تھے بلکہ آنحضورؐ نے فرمایا کھجور مومن کے لئے کتنی اچھی سحری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام فرمایا تھا کہ صبح کی دو اذانیں ہوتی تھیں۔ پہلی اذان حضرت بلالؓ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اب سحری کا آخری وقت ہے جو شخص نماز تہجد ادا کر رہا ہے یا جو سویا ہوا ہے وہ بھی اٹھ کر سحری کھالے اور دوسری اذان حضرت ابن مکتومؓ اس وقت دیا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی اور اس کا مقصد سحری کے وقت کے ختم ہو جانے کا اعلان ہوتا تھا اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ جب بلالؓ اذان دے تو کھاتے رہا کرو اور جب ابن مکتوم اذان دے تو سحری ختم کرلیا کرو۔

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب قول النبیؐ لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال)۔

لیکن اس میں گنجائش بھی رکھ دی کہ جب تک پوری طرح فجر نہ ہو جائے تو کھاپی سکتے ہیں خواہ اذان ہو رہی ہو۔ (نسائی کتاب الصیام۔ باب کیف الفجر)

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ برتن رکھ نہ دے یہاں تک کہ حسب ضرورت اس سے کھالے"
(ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب فی الرجل یسمع النداء و الاناء علی یدہ)

کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں لیکن اگر انسان کی اس وقت آنکھ کھلے جب فجر طلوع ہوچکی ہو اور سحری کھانے کا وقت نہ رہا ہو تو بغیر سحری کھائے کے روزہ رکھ لینا جائز ہے۔ لیکن بطور عادت کے ایسا کرنا پسندیدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھنا بڑا ضروری ہے۔ ہر ایک نیکی کا کام اسی وقت نیکی کا کام ہوسکتا ہے جب کہ وہ اللہ کے بیان کردہ احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہو۔ بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ "سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

افطاری کے آداب

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا اقبل اللیل وادبر النھار و غابت الشمس فقد افطر الصائم"
(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب متی یحل فطر الصائم)

جب دن چلا جائے اور رات آ جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرلو۔

حضرت سہیل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر"
(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب تعجیل الافطار)۔

کہ روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

"دین اسلام اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے"
(ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب مایستحب من تعجیل الفطر)۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(باقی صفحہ ۹ پر)

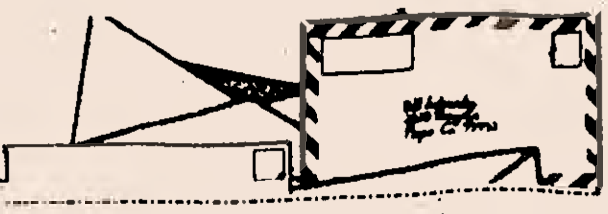

شکریہ.... خط کیلئے!

☆رزکی سے شمیم صاحب لکھتے ہیں۔" آپ کا اداریہ 21.11.96 سکندر دیوبندی کے متعلق کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے مضمون چرا کر اپنی کتاب میں نقل کیا ان دیوبندیوں کی اصلیت کھولنے کیلئے خوب تھا۔ یہ سکندر دیوبندی صاحب کا اپنی اس کتاب کے متعلق کئی بار کہہ چکے تھے کہ میری کتاب "قرآن کریم قانون الٰہی یا انسانی" نہایت لاجواب ہے۔ میں نے جب ان کو ان کی کتاب کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا کہ آپ کی کتاب میں تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے سرقہ کیا گیا ہے اور دوسری طرف آپ ان کو کافر کہتے ہیں تو پہلے تو انہوں نے جھوٹ بولتے ہوئے انکار کیا لیکن بعد میں لاجواب ہوگئے۔ اس کے بعد ایسے شرمندہ ہوئے کہ خاکسار کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

☆ پریتم سنگھ جی امر تسر سے لکھتے ہیں۔" قادیان میں آپ کا نظام قابل تعریف ہے۔ بار۔بار دیکھنے کو دل چاہتا ہے آپ لوگ انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اس سے میں بیحد متاثر ہوں۔

☆لکھنؤ سے محمد مشتاق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔" ماشاءاللہ آپ کی صحافت میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے بڑی برکت اور اثر دیا ہے ادھر بدر کے ایڈیٹوریل میں قسط 1 سے 21 تک "دیوبندی چالوں سے بچیئے" کے عنوان کے تحت بڑے حیرت انگیز اور آنکھوں کو کھولنے والے مضامین ہیں۔

☆مکرم مقصود صاحب مبلغ بنگلور لکھتے ہیں۔" دیوبندی چالوں سے بچیئے نہایت ہی مفید اور مدلل ہے۔ بنگلور کی جماعت نے آپ کے اداریوں کو قسط وار خطوط کی شکل میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک ماہ قبل بیٹی سے نوازا ہے۔

•• مقصود صاحب! بیٹی کی ولادت پر ہماری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ اللہ نیک سیرت اور قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

☆ محمد کلیم خان صاحب مبلغ کلکتہ لکھتے ہیں۔" آپ کا اداریہ دیوبندی چالوں سے بچیئے مسلسل پڑھتا ہوں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی مطالعہ کیلئے دیتا ہوں اگر کتابی شکل میں شائع ہو جائے تو بہت فائدہ مند ہے۔

☆غلام کبریا صوفی صاحب نانارہ بہرائچ (یوپی) سے لکھتے ہیں۔ "ایک صاحب ٹرین میں جو میرے ساتھ سفر کر رہے تھے وقت گزاری کیلئے کوئی اخبار مانگا تو انہوں نے بدر کی ایک نئی کاپی مجھے دے دی مجھے آپ کے مسلک اور عقائد سے اختلاف ہے مگر "دیوبندی چالوں سے بچیں" اور مسئلہ توحید پر جناب مرزا صاحب مرحوم کا خطبہ دیکھ کر پڑھ کر عجیب سے تاثرات میرے ذہن میں ابھر رہے ہیں اور کچھ دل میں تشنگی سی باقی ہے۔ جن صاحب سے میں نے بدر مانگا تھا وہ مجھے بدر کے مضمون میں منہمک دیکھ کر کسی اسٹیشن پر اتر گئے۔ اخبار پڑھنے کے بعد مجھے مزید معلومات کیلئے بے چینی ہوگئی ہے امید ہے کہ آپ میری تشنگی کو دور کرنے کیلئے کچھ کتب ارسال فرمائیں گے۔

•• غلام کبریا صاحب کتب آپ کو بھیجی جا رہی ہیں۔ ملنے پر مطلع فرمائیں۔

اعلانات نکاح

1۔ مکرمہ زلیخا بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد جعفر صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح مکرم سید نصیر الدین صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب ساکن ناندیڑ (مہاراشٹرا) کے ساتھ مبلغ تین ہزار پانچ صد اکاون (3551) روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مورخہ 28.11.96 کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں پڑھا۔ فریقین نے اعانت بدر سو روپے ادا کئے ہیں۔

2۔ مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد جمال الدین صاحب ساکن گارلہ پاڑ (آندھرا) کا نکاح مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم محمد سعید الدین صاحب ساکن وڈمان کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے۔/20000 حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مورخہ 23.12.96 کو مسجد احمدیہ وڈمان میں پڑھا۔ مکرم محمد جمال الدین صاحب نے سو روپے اعانت بدر ادا کئے۔

3۔ مکرمہ احلی متین صاحبہ بنت مکرم محمد سعید الدین صاحب ساکن وڈمان کا نکاح مکرم محمد امین الدین صاحب ابن مکرم محمد جمال الدین صاحب گارلہ پاڑ (آندھرا) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے /10000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مورخہ 23.12.96 کو مسجد احمدیہ وڈمان میں پڑھا۔ مکرم محمد سعید الدین صاحب نے سو روپے اعانت بدر ادا کئے۔ احباب جماعت سے ہر سہ رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد حیدر دفتر رشتہ ناطہ قادیان)

بقیہ صفحہ ۱۱

انی مہین... کا نظارہ ہماری مخالفت میں جلسہ کرنے اور پروپیگنڈہ کرنے میں غیر احمدی مسجد کے Trustee Board کے صدر الحاج انور صاحب پیش پیش تھے۔ اسی جلسہ کے دوران خدا تعالیٰ نے اس کی اہانت اور ذلت کا یہ سامان پیدا فرمایا کہ اس کی بھتیجی ایک عیسائی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی اور پولیس سٹیشن میں بھی اطلاع دی کہ وہ فلاں لڑکے کے ساتھ عیسائیت قبول کر کے جانے میں راضی ہے اور انہوں نے لڑکے کے والدین کی رضامندی کے ساتھ رجسٹر شادی کر لی۔ اس سے Trustee Board میں بہت ہنگامہ ہوا اور انہیں اپنی صدارت سے استعفیٰ دینا پڑا ہے۔ ☆☆☆

مسائل رمضان۔ بقیہ صفحہ ۸

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو (افطاری کا وقت ہو جائے تو وہ) سب سے جلدی افطاری کرتے ہیں"۔

(ترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ما جاء فی تعجیل الافطار)

حضرت ابی اوفیٰؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اس سفر میں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ اس شخص نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتے دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصوم۔ باب بیان وقت انقضاء الصوم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے کہ دو تابعی حضرت مسروق اور ابوعطیہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنین حضورؐ کے صحابہ میں دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں۔ لیکن ان میں سے ایک تو افطاری بھی جلدی کرتے ہیں (یعنی افطاری کا وقت ہونے کے بعد تاخیر نہیں کرتے) اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں (یعنی اول وقت پر پڑھتے ہیں) اور دوسرے صحابیؓ افطاری اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا ان میں افطاری اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے۔ بتایا گیا عبداللہ بن مسعود۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

روزہ کی افطاری کا وقت نہایت بابرکت گھڑی ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہوگا۔

(ابن ماجہ۔ کتاب الصیام۔ باب ماجاء فی فضل الصیام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے اور یہ عمل روزانہ شام کو ہوتا ہے"۔

(ابن ماجہ۔ کتاب الصیام۔ باب ماجاء فی فضل شہر رمضان)

پس افطاری کے وقت کے نہایت بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے

"اللّٰھم انی لک صمت و علیٰ رزقک افطرت"

(ابوداؤد۔ کتاب الصیام۔ باب القول عندالافطار)

اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا ہے۔

پھر افطاری کے بعد خدا کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا کرتے

"ذھب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللہ"

(ابوداؤد۔ کتاب الصیام۔ باب القول عندالافطار)

یعنی پیاس دور ہوگئی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں فرماتے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ جو آپ کے خادم خاص تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل تازہ کھجور کے چند دانوں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو خشک کھجور کھا کر ہی روزہ کھول لیتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ملتی تو پانی کے چند چلو بھر کر افطاری کر لیتے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب ما یفطر علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی ایسی سادہ افطاری کی تلقین فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ یہ بہت خیر و برکت رکھتی ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے جو طہارت مجسم ہے"۔ (ترمذی۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کے لئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو آپکے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

(مؤطا امام مالکؒ۔ باب الترغیب فی الصدقۃ)

روزہ افطار کرنے کا ثواب

حضرت زیدؓ بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من فطر صائماً کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیء"

(ترمذی۔ کتاب الصوم۔ باب فضل من فطر صائماً)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام افطاری کروایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے لئے تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھولا اور فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتوں نے دعائیں کیں۔

(ابن ماجہ۔ کتاب الصیام۔ باب فی ثواب من فطر صائماً)

تبلیغی و تربیتی مساعی

مجلس انصار اللہ کشمیر کا کامیاب سالانہ اجتماع

حالات کتنے ہی مخدوش ہوں یا پُر آشوب ہوں الٰہی جماعتوں کا کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے دنیا کی کوئی طاقت اسکے راستے میں کبھی حائل ہو ہی نہیں سکی ناگزیر حالات میں بھی جماعتہائے احمدیہ کشمیر میں میٹنگوں کا انعقاد ہوتا رہا جلسے اور اجتماعات منعقد ہوتے رہے ۔ اللہ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا قدم آگے بڑھتا رہا اور یہ قدم ہر میدان میں آگے بڑھتا رہا چند ماہ قبل رشی نگر میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا شاندار اجتماع ہوا

۱۷ نومبر ۹۶ء کو انصار اللہ کشمیر کا ایک روزہ اجتماع زیر صدارت محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر احمدیہ مسجد ناصر آباد میں منعقد ہوا سب سے پہلے امیر صاحب نے مسجد احمدیہ کے صحن میں فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں لوائے احمدیت لہرایا ۔ اجتماع کی باضابطہ کاروائی مکرم عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی ۔ محترم میر عبد الرحمٰن صاحب یاری پورہ نائب ناظم انصار اللہ نے عہد دہرایا محترم عبد العزیز صاحب ڈار صدر جماعت شورت کی نظم خوانی کے بعد محترم عبد الرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصار اللہ کشمیر نے افتتاحی کلمات کے ساتھ اپنی تقریر شروع کی ۔ اور اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی ۔ آپکے بعد محترم امداد علی صاحب معلم وقف جدید نے انصار اللہ سے اپیل کی کہ وہ خدام اور اطفال کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کریں ۔ محترم موصوف نے خدام کو بھی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ بعدہ محترم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنا نعتیہ کلام اپنی پُر کشش آواز میں سنایا ۔ انکے اس نعتیہ کلام کے ایک ایک شعر میں عشق رسول صلعم کا ایک سمندر موجزن تھا اس کے بعد مکرم و محترم غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ سرینگر نے تقریر کی ۔ محترم مولوی صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ساری تنظیمیں جماعت کی مشین کے پرزے ہیں اسلئے جماعت کے کسی بھی پروگرام میں جماعت کی تمام تنظیموں کی شرکت لازمی ہے ۔ آپنے خدام الاحمدیہ کشمیر کے تاریخی اجتماع کی یاد دلائی جس کا انعقاد بھی ناصر آباد کشمیر میں ہی ہوا تھا ۔ اور آج کا انصار اللہ کشمیر کا تاریخی ایک روزہ اجتماع بھی ناصر آباد میں ہو رہا ہے آپ نے ناصر آباد کے انصار، خدام اور اطفال کی ستائش کی کہ انہوں نے تھوڑے وقفہ میں اچھے اور بہتر انتظامات کئے ہیں ۔ آپنے تمام تنظیموں کو تلقین کی کہ وہ نظام جماعت اور امیر صاحب کی اطاعت کریں ۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم عبد العزیز پڈر صاحب صدر جماعت ناصر آباد نے تقریر کی ۔ آپ نے اپنی تقریر میں تربیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ۔ اور احباب سے گذارش کی کہ اپنا محاسبہ نفس کریں اور عملی پہلو کی طرف توجہ کریں ۔ بعدہ محترم غلام نبی پڈر زعیم انصار اللہ ناصر آباد نے مختصر تقریر میں تربیتی پہلو بیان کئے انہوں نے ان اجتماعات کو تربیت کے لئے بہترین ذریعہ قرار دیا آخر میں صدر جلسہ نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ کی جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے لئے ان دعاؤں کی طرف احباب کو توجہ دلائی ۔ جن دعاؤں کی بدولت کشمیر کے احمدی ان مخدوش اور پُر آشوب حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں محفوظ رہے ۔ آپ نے دلنشین پیرائے اور بہترین انداز میں احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ اور بہت ہی احسن رنگ میں تربیت کے مختلف پہلوؤں کو ابھارا ۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ اجتماع کے دوران احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی ۔ دور سے آئے ہوئے احباب کے لئے کھانے کا انتظام تھا ۔ ناصر آباد کے انصار خدام اور اطفال نے ایک ہو کر بہترین انتظامات کئے تھے جس کے لئے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں ۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

(بشیر احمد زائر نائب ناظم انصار اللہ کشمیر)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا زونل اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا دوسرا سالانہ زونل اجتماع ۱۵، ۱۶ ؍ اکتوبر ۹۶ء کو چنتہ کنٹہ میں بمقام "محمود منزل" منعقد ہوا ۱۵ ؍ اکتوبر کو صبح ۹ بجے سے شام ۶ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں حصہ لینے کیلئے قریبی لجنات وڈمان، محبوب نگر، امر چنتہ، اڈہ کل کی نمائندگان تشریف لائیں ۱۶ ؍ اکتوبر کو ۱۰ بجے صبح اجتماع کا آغاز ہوا صدارت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے جبکہ ساتھ ہی نائب صدر محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اور سیکریٹری تربیت مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ بھی اسٹیج پر تشریف فرما تھیں مکرمہ یاسمین صاحبہ کی تلاوت، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے ۔

شام ۶ بجے ورزشی و علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں خاکسار نے انعامات تقسیم کیئے دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا ۔

باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے دونوں دن تینوں وقت کھانے کا انتظام کیا گیا جس میں مقامی مستورات و ناصرات بھی شامل ہوئیں ۔ جن کی تعداد ۲۰۰ سے زائد تھی جو کہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے حاضر ہوئی تھیں دو روزہ یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا ۔ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے آمین ۔

(بشریٰ نثار صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ سرکل)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کا سالانہ اجتماع

۲۹ ستمبر ۹۶ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کا بارہواں اور ناصرات الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا ۔ اجتماع سے قبل مجلس عاملہ کی میٹنگ میں تمام پروگرام اور ڈیوٹیاں طے کی گئیں ۔

۲۹ ستمبر کو ۱۱ بجے افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا محترمہ زکیہ تسنیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی نے صدارت کے فرائض انجام دیئے محترمہ زینب نسرین صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ طلعت جبین صاحبہ نے حدیث پیش کی ۔ بعدہ ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا عہدنامہ و نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں لجنہ اماء اللہ کو مالی قربانی اپنے گھروں کے ماحول کو درست کرنے اور بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دینے کی تاکید کی گئی ۔ بعد دعا ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے ۔ نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کی کاروائی ۲-۳۰ بجے زیر صدارت محترمہ حشمت آراء صاحبہ شروع ہوئی خاکسار کی تلاوت کے بعد آپ نے تربیتی امور پر نصیحت آموز تقریر فرمائی بعدہ لجنہ اماء اللہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے ۔ آخری اجلاس محترمہ مشمع مبارک صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو اپنے ہاتھ سے انعامات دیئے ۔ اختتامی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا ۔ تمام پروگرام کافی دلچسپ رہے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے ۔

(کوثر ناہید شیریں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی وفات حسرت آیات پر

تعزیتی جلسہ

۲۴ نومبر ۹۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان کا ایک مشترکہ تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فرمائی تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے تفصیل سے محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور کے حالات زندگی اور کارناموں پر روشنی ڈالی جس کے بعد مکرم عبد الحق صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مکرم صدر اجلاس نے اپنی مختصر تقاریر میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے متعلق تذکرہ کیا اس موقعہ پر محترم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے سکول کے سائنس روم کے لئے ڈاکٹر صاحب کی نمایاں خدمات کا ذکر فرمایا ۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا (ادارہ)

درخواستِ دُعا

- مکرم شیخ شمسو صاحب آف کیرنگ اڑیسہ اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔ اعانت بدر ؍۱۰ روپے
- مکرم حیدر خان صاحب کیرنگ اڑیسہ اپنی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اعانت بدر ؍۱۰ روپے (سید بشارت احمد قادیان)
- خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی نیز خاکسار کو کما حقہ خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق ملنے کے لئے درخواست دعا ہے ۔ (صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ شموگہ تنزیل قادیان)
- مکرمہ جی ایم عائشہ صاحبہ آف مرکرہ کرناٹک اپنی اور بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور بچوں کے احمدیت کے خادم بننے کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں ۔ شکرانہ فنڈ ؍۱۰۰ روپے
- مکرم بغاتی خان نیا گڑھ اپنے بچوں اور نواسے اور اپنی نوکری، دینی و دنیوی ترقیات نیز پریشانیوں کی دوری کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں اعانت بدر ؍۳۰۰ روپے
- مکرم رشید احمد صاحب آف وڈمان اپنے بھائی مکرم اسماعیل احمد صاحب جو پیر میں چوٹ آنے کی وجہ سے بیمار ہیں کی صحت و تندرستی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔ اعانت بدر ؍۵۰ روپے

سری لنکا میں تبلیغی تعلیمی و تربیتی مساعی

از۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرلہ

خاکسار 5.7.96 کو شری لنکا پہنچا اور 2 ستمبر کو واپس لوٹا۔ اس اثنا میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جو تبلیغی اور تعلیمی و تربیت کی خدمات سر انجام دی گئیں ان کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

احباب جماعت خصوصاً خدام الاحمدیہ تبلیغی کاموں میں منہمک رہتے ہیں۔ سنہالی زبان میں مندرجہ ذیل 5 فولڈرز جماعت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ مسلمانوں کے اندر تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے مرتبہ فولڈرز بھی شائع ہوئے۔ ان لٹریچرز کے ذریعہ احباب جماعت انفرادی طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ خاکسار کو بھی کئی دفعہ مختلف افراد کے ساتھ تبلیغی گفتگو کرنے کی توفیق ملی۔

بیعت۔ اس اثنا میں ۱۲ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شرکت کی۔ ان میں ایک سنہالی نوجوان اور ایک مدراس کے جمالیہ 'عربک کالج کے فارغ التحصیل شامل ہیں۔

درس القرآن۔ ہفتہ میں ۵ دن نگمبو میں اور 2 دن کولمبو میں قرآن مجید کا درس بعد نماز مغرب ہوتا رہا اور روزانہ صبح نگمبو میں حدیث ریاض الصالحین کا بھی درس ہوتا رہا۔ اس دوران حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس کلمات میں سے اقتباسات سنائے جاتے رہے۔ ہر درس میں احباب کثیر تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔

تربیتی اجلاسات۔ اس عرصہ میں کولمبو۔ نگمبو۔ پسیالہ۔ ہکم اور پولہ ناروے میں دس تربیتی اجلاسات ہوئے۔ مورخہ 96-8-31 کو کولمبو۔ نگمبو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اور یکم ستمبر کو ان دونوں جماعتوں کی طرف سے تربیتی اجلاس کا مشترکہ طور پر انتظام کیا گیا۔ ہر اجلاس میں خاکسار نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تقریریں کیں۔

26 تا 28 جولائی کو U.K میں ہوئے جلسہ سالانہ کی تمام کارروائیاں MTA کے ذریعہ براہ راست دیکھنے اور سننے کا انتظام کیا گیا۔ حضور اقدس کی تقریروں کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ سنایا جاتا رہا۔ خدا کے فضل سے کثیر تعداد میں احباب رات کے ڈیڑھ بجے تک جوبلی ہال میں بیٹھے سنتے رہے۔

29-30 جولائی کو سرکاری تعطیلات تھیں۔ ان ایام میں شری لنکا میں 17 واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد۔ 29 جولائی کو جماعت احمدیہ شری لنکا کے جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں سیرت النبی ﷺ کا جلسہ ہوا خاکسار کے علاوہ تین اور مقررین نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اور خاص کر حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول اور حقیقت ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

30/ جولائی کو صبح دس تا ایک بجے تک اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ تقریب کے ضمن میں جلسہ عام ہوا۔ اس میں پانچوں سوالات کے جواب کا خلاصہ خاکسار سمیت پانچ مقررین نے بیان کیا۔

شام کو جلسہ سالانہ کے ضمن میں تقریریں ہوئیں۔ سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی 27 جولائی کی تقریر کا ترجمہ سنا کر خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔

جلسہ سالانہ میں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ باہر بہت سارے غیر احمدی ہماری تقریریں سنتے رہے۔

لجنہ اماء اللہ / خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

28 جولائی کو صبح دس بجے تا شام چھ بجے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ہوا۔ اس میں 380 کے قریب مستورات اور ناصرات نے شرکت کی۔ خاکسار نے حضور اقدس کی لجنہ اماء اللہ U.K میں فرمودہ تقریر کا ترجمہ سنا کر لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

18 اگست کو پسیالہ میں مجلس خدام الاحمدیہ شری لنکا کا سالانہ اجتماع بہت خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔ تمام جماعتوں کے خدام تشریف لائے ہوئے تھے جن کی تعداد 300 کے قریب تھی۔ مختلف موضوعات پر تقریروں کے علاوہ سوال و جواب کا Section بھی ہوا۔

مجلس شوریٰ۔ 28 جولائی کو مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ اس میں سب سے پہلے خاکسار نے سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مجلس شوریٰ کے سلسلہ میں ارشادات تفصیل کے ساتھ سنائے۔ اس کے بعد پیش کردہ تجویزیں مکرم نیشنل صدر صاحب کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔

واقفین نو کا اجلاس۔ ۱۴ر جولائی کو واقفین نو اور ان کے والدین کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا۔ اس میں کولمبو۔ نگمبو اور پسیالہ کے 20 واقفین نو بچے اور ان کے والدین شریک ہوئے۔ خاکسار نے وقف نو کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف ارشادات و ہدایات کا ترجمہ سنایا جو والدین کی ذمہ داریوں پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد واقف نو بچوں کیلئے ایک کلاس کا اجراء کیا گیا اور مرکز کی طرف سے مقررہ نصاب پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کی مساعی۔ اس عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کی اپنی کلاس کولمبو اور نگمبو میں 10 دفعہ منعقد ہوئی۔ اس میں خاکسار نے قرآن مجید کا پہلا سپارہ صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت کر کے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار کی اہلیہ تمام لجنہ اور ناصرات کو باقاعدہ پڑھاتی رہیں۔ نیز انہیں نماز باترجمہ باقاعدہ سبقاً سبقاً پڑھایا گیا۔ کئی کلاسوں کے بعد لجنہ اور ناصرات کا باقاعدہ امتحان ہوا۔

تبلیغی و تربیتی دورہ۔ اس اثناء میں پسیالہ میں چار دفعہ ہکم میں دو دفعہ اور پولہ ناروے میں ایک دفعہ دورہ کیا اور مختلف تبلیغی تربیتی و تعلیمی امور سر انجام دیئے۔ پسیالہ میں ایک سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ کولمبو میں بھی درس القرآن کے بعد سوال و جوابات کی مجلس ہوتی رہی۔

28 اگست کو پسیالہ میں لجنہ اماء اللہ شری لنکا کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس میں اگلے ایک سال کیلئے تبلیغ۔ تعلیم و تربیت کا پروگرام باہم مشورہ سے مرتب کیا گیا۔ اس مجلس شوریٰ میں 50 ممبرات نے شرکت کی تھی خاکسار نے اور محترم نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ نے بھی انہیں مخاطب کیا تھا۔

خطبات کا ترجمہ۔ اس اثناء میں حضور اقدس کے 7 خطبات اور جلسہ سالانہ میں 7-27 کا فرمودہ تقریر کا ملیالم میں ترجمہ کر کے کثیر جماعتوں کو ہر ہفتہ بھیجا گیا۔ نیز 4 خطبات کا تامل میں بھی ترجمہ کر کے جماعت کو سنایا گیا۔

مخالفت۔ جلسہ سالانہ میں کی گئی تقریروں کا خدا کے فضل و کرم سے غیر احمدی نوجوانوں پر بہت اچھا اثر ہوا تھا۔ اس اثر کو زائل کرنے کیلئے 25 اگست کو غیر احمدیوں نے اپنی مسجد میں بہت بڑا جلسہ کیا۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ کے در پردہ ہماری مخالفت میں ہی تقریریں ہوئی تھیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ان تقریروں کا کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا ہے۔ اور لوگ پہلے سے زیادہ ہماری باتیں سننے کیلئے آمادہ ہیں۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

بقیہ صفحہ ۱۲

کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کا کوئی ہومیو پیتھی علاج نہیں ہے، مریض کو ضرور سرجری کا مشورہ دینا چاہئے اور ہومیو پیتھک معالج کو ضد نہیں کرنی چاہئے۔ گھٹنے کی تکلیفیں عام طور پر آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ وہ گھٹنے جن میں پرانی چوٹیں جاگ اٹھیں لیکن ہڈیوں میں بگاڑ پیدا نہ ہو ان میں آرنیکا ۱۰۰۰ اور برائیونیا ۱۰۰۰ بار باری مفید ہوتی ہیں۔ ہڈیوں میں ایک اور قسم کی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ہڈیاں بھرنی شروع ہو جاتی ہیں اور ہڈیوں کا نظام کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں میں برائیونیا اکیلی کافی نہیں ہے بلکہ فاسفورس ان میں گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ اسی طرح پکرک ایسڈ بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے اگر اس کی دیگر علامتیں بھی پائی جائیں۔

غدودوں کی بیماریوں میں برائیونیا کی فائٹولاکا سے بھی مشابہت ہے۔ ان دونوں میں بیماری کی وجہ سے غدود پھول جاتے ہیں اگر برائیونیا اثر نہ دکھائے تو اس کے بعد فائٹولاکا کا دینا چاہئے وہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے لیکن پہلے عمومی انفکشن کا علاج ہونا چاہئے۔ کالی میور، سلیشیا، فیرم فاس، کلکیریا فاس، کلکیریا فلور وغیرہ بار بار دینی چاہئیں لیکن گلے کا انفکشن عموماً بہت سخت ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ انفکشن گلینڈز کے ایسے حصوں میں اپنی جگہ بناتی ہے جہاں خون کا دوران پورا نہیں ہوتا اس لئے جسم کے دفاعی مادے بھی وہاں تک پہنچ نہیں سکتے۔ اگر بیماری شروع ہونے کے بعد دو دن کے اندر اندر مندرجہ بالا دوائیں فائدہ نہ دیں تو ایک علامت ایسی ہے جو آپ کی اصل دوا تک پہنچنے میں راہنمائی کر سکتی ہے۔ گلے کے انفکشن میں بخار روزانہ پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے خصوصاً رات کے آخری حصہ میں سب سے زیادہ شدت دکھاتا ہے۔ صبح کے وقت درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مرض ٹھیک ہو رہا ہے اور اس وقت بد پرہیزی بھی ہو جاتی ہے لیکن رات کو بخار پھر پہلے سے زیادہ عود کر آتا ہے۔ اگر دو تین دفعہ ایسا ہو جائے تو جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے اس لئے گلے کے بخار کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ڈاکٹر عموماً اینٹی بائیوٹک فوراً دے دیتے ہیں جن سے بخار اتر جاتا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگلی دفعہ ایسے مریض کو بخار جلد آ لے گا۔ بعض دفعہ دوا کے ختم ہوتے ہی دوسرا حملہ ہو جاتا ہے پھر زیادہ طاقتور دوا (اینٹی بائیوٹک) دینی پڑتی ہے۔ ایسے مریضوں کا جگر ختم ہو جاتا ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ جاتا ہے۔ گلے پھولنے لگتے ہیں۔ بخار غدودوں کو مزید موٹا کر دیتا ہے اس لئے اینٹی بائیوٹک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلفر اور پائیروجینم ۲۰۰ کی طاقت میں عمومی انفکشن کا مقابلہ کرنے کے لئے چوٹی کی دوائیں ہیں اور بہت گہرا اثر رکھتی ہیں۔ بخار کی حالت میں دن میں تین دفعہ پھر دوسرے دن دو دفعہ، تیسرے دن ایک دفعہ دیں اور رفتہ رفتہ کم کر دیں لیکن فیرم فاس ۶ایکس، سلیشیا، کالی میور، کلکیریا فاس ملا کر شروع شروع میں دن میں پانچ چھ دفعہ دی جاسکتی ہے۔ اس نسخہ کی یہ خاص علامت ہے کہ جب بخار ٹوٹتا ہے تو مریض کو رات کے آخری حصہ میں افاقہ ہوتا ہے تیسرے دن تک بخار اللہ کے فضل سے اتر جاتا ہے۔ اگر دوا دینے کے باوجود رات کے آخری حصہ میں بخار کی تیزی اسی طرح ہے تو یہ علامت خطرہ کی ہے دوا بدل دیں یا اور کوئی علاج کریں۔ اگر گلے میں درد نہ ہو لیکن سخت بو ہو بے چینی اور غصہ کے بجائے غنودگی کا میلان زیادہ ہو تو ایسے بچے کو بپٹیشیا ۳۰ اللہ کے فضل سے اینٹی بائیوٹک سے بچا سکتی ہے لیکن ایسے انفکشن میں برائیونیا اتنا مفید ثابت نہیں ہوتا۔

نکس وامیکا کی طرح اگر برائیونیا بھی ضرورت سے زیادہ استعمال کریں تو سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ دونوں کے سر درد کا تریاق جلسیمم ہے چونکہ یہ عصابی درد ہے اس لئے جلسیمم ۲۰۰ کی ایک خوراک مریض کو ہلکا پھلکا کر دیتی ہے اور درد کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ برائیونیا میں بیماری کا ادلنا بدلنا دو طرح سے ہوتا ہے ایک یہ کہ اخراجات یا پسینہ وغیرہ کے رکنے سے تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں علاج کریں تو اخراجات دوبارہ شروع ہو جاتے ہیں۔ اندرونی جھلیاں بھیگ جاتی ہیں اور جلد سے پانی کا عام اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر عورتوں کا ماہانہ نظام بند ہو جائے تو ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے اگر ایسی صورت میں برائیونیا دیں تو بہت جلد افاقہ ہوتا ہے۔

سانس کی نالی میں چپکی ہوئی بلغم سے عارضی دمہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانس کھانس کر بہت مشکل سے ایسی بلغم کو نکالنا پڑتا ہے عموماً ایسی حالت میں ہیپر سلف مفید ہوتی ہے لیکن اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو برائیونیا دینی چاہئے۔ گلے کی جھلیوں کی خشکی کی وجہ سے بلغم بھی خشک ہو کر چمٹ جاتی ہے کیونکہ برائیونیا کے عام مزاج میں خشکی کی علامت پائی جاتی ہے۔ اگر بیماری مثلاً نمونیہ وغیرہ شدت اختیار کر لے تو بعض اوقات بلغم کا رنگ اینٹ کی طرح ہو جاتا ہے، خشکی کی وجہ سے اندرونی جھلیوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور خون رس رس کر بلغم کے ساتھ مل جاتا ہے اور رنگ اینٹ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ عام طور پر بلغم سفید یا زردی مائل ہوتی ہے۔ اگر بچوں کا نزلہ بگڑ جائے اور گہرا انفکشن ظاہر ہو تو اس وقت بلغم کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے جو کوئی امتیاز کرنے والی علامت نہیں ہے محض خطرے سے آگاہ کرتی ہے ان علامتوں میں فرق ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے

برائیونیا میں مرض آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں لیکن حاد امراض میں یہ مراد نہیں ہے کہ کئی دن کے بعد بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً برائیونیا کے مریض کو اگر صبح سردی لگ جائے تو شام کو اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اگلے روز صبح تک مرض پوری شدت سے حملہ کر دیتا ہے۔ جوڑوں کی دردیں، اعصابی تکلیفیں وغیرہ بڑھتی رہتی ہیں اور مزمن شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ جو امراض فوری نوعیت کی ہیں ان میں بھی برائیونیا کا یہ مزاج حملہ کی رفتار کو سست کر دیتا ہے لیکن ایکونائٹ میں سردی لگتے ہی فوراً بیماری کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ بیلاڈونا میں بھی یہی کیفیت ہے۔ برائیونیا کی بیماریاں ۹ بجے شام کو شدت اختیار کرتی ہیں اور ساری رات جاری رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمومی دردوں کے علاوہ نسبتاً گہری بیماریوں میں برائیونیا کی رفتار سست ہے اور حرکت سے تکلیف ہوتی ہے اگر مریض سارا دن چلتا پھرتا رہے تو رات نو بجے تک وہ تکلیف جو سارا دن جمع ہوتی رہی ہے پھوٹ پڑتی ہے اور آرام سے افاقہ نہیں ہوتا۔ کیمومیلا اور نیٹرم میور میں صبح نو بجے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔

بیماری کی دائیں سے بائیں طرف حرکت برائیونیا کے علاوہ چیلی ڈونیم میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ بھی جگر کی چوٹی کی دوا ہے اس کے ہر اخراج میں زرد رنگ نمایاں ہے بلغم بھی زردی مائل ہوتی ہے۔ ایک ایسا فرق ہے جو چیلی ڈونیم اور برائیونیا جگر کی تکلیفوں میں الگ کرنے میں مدد دے گا۔ چیلی ڈونیم میں جگر کی دردیں پیچھے کمر کی طرف نکلتی ہیں جیسے پتے کی دردیں پیچھے کمر میں جاتی ہیں اور حرکت سے بھی تکلیف بڑھتی ہیں۔ اگر حاملہ عورت بہت تھک جائے یا دھوپ میں پھرنے کی وجہ سے حمل کے ساقط ہونے کا خطرہ لاحق ہو جائے تو برائیونیا دینا چاہئے لیکن آرنیکا ۲۰۰ ساتھ ملا لینی چاہئے تو تھکاوٹ کے بداثرات کی بھی روک تھام ہو جاتی ہے اور اگر کوئی چوٹ لگ گئی ہو تو اس پہلو سے بھی آرنیکا بہت مفید ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 - 20105 | ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, 16 JANUARY 1997 | ISSUE NO - 3

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۱۳)

برائیونیاالبا۔Bryonia Alba۔(بقیہ)

برائیونیا کالے موتیے میں بھی مفید دوا ہے۔ جلسیمیم بھی کالے موتیے کے لئے بہترین دوا ہے اس میں بھی چکروں کی علامات پائی جاتی ہے اور یہ اعصاب کی بہترین دوا ہے۔ مگر برائیونیا کا دائرہ بہت وسیع ہے جو مختلف جھلیوں پر اور کسی حد تک اور اعصاب پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ کالے موتیے کا زیادہ تعلق اعصاب سے ہے اور اس میں اگر پیاس نہ ہو تو **جلسیمیم** ۳۰ اور اس کے ساتھ ککیریا فاس ۶۔ایکس اور کالی فاس ۶۔ایکس میں دی جائیں تو **بہت مفید ہیں** لیکن اگر پیاس ہو تو جلسیمیم کے بجائے برائیونیا سے فائدہ ہوگا۔ بعض اوقات برائیونیا دینے کے بعد پیاس غائب ہو جاتی ہے پھر جلسیمیم کو دیا جاسکتا ہے اور ان دونوں کو **آپس میں ادلابدلا بھی جاسکتا ہے**۔ یہ دوائیں سر درد کے لئے بھی بہترین ہیں لیکن جلسیمیم کی سر درد میں **ٹھنڈی** ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے اور برائیونیا کے سر درد میں **ٹھنڈ** سے آرام آتا ہے **لیکن** جلسیمیم میں ضروری نہیں ہے کہ سردی وگرمی کا اثر نمایاں ہو کیونکہ جب یہ **گہری اصلی** درد بن جائے تو اس پر سردی وگرمی کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن برائیونیا کا سر درد **لازماً گدی، ماتھے یا آنکھوں** میں اپنا مقام بناتا ہے۔ اگر آنکھوں میں **ٹھہر** جائے تو بہت **شدت اختیار کر لیتا ہے**۔ درد کی لہریں اٹھتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ برائیونیا کا درد **آنکھوں میں آئے تو اس کا تعلق** وجع المفاصل اور گاؤٹ وغیرہ کی دردوں سے ہوتا ہے کسی تیز دوا سے **جوڑوں** کی دردیں **ٹھیک** ہو جائیں تو ان کا حملہ آنکھوں پر ہو جاتا ہے اور عموی سر درد **آنکھ** کو اپنا مرکز بنالیتا ہے وہاں برائیونیا کی یہ خصوصی علامت بھی پائی جاتی ہے کہ **آنکھ** میں ذرا سی حرکت بھی ہو تو محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے نشتر چبھو دیا ہے۔ جلسیمیم **کی درد عموماً** سارے سر میں لیکن پیچھے کی طرف جاکر گردن اور بازوؤں کے اعصاب میں **منتقل** ہو جاتا ہے لیکن ماتھے پر بھی رہتی ہے جلسیمیم کی درد کا عموی تعلق روزمرہ کے **اوقات** کے **بےقاعدگی** سے ہے اگر نیند کے وقت میں کمی بیشی ہو جائے یا کھانے کے اوقات **بدل جائیں** تو سر میں درد ہونے لگے گا برائیونیا کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور **اس کا** سر درد وجع المفاصل یا معدے کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ برائیونیا میں بخار سے تعلق رکھنے والی سب دردیں بھی ہیں۔ ملیریا کی دواؤں میں برائیونیا ایک اہم دوا ہے جو ٹائیفائیڈ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بخار کے نتیجہ میں دردیں جسم کے کسی بھی حصہ میں ہوں سر ضرور متاثر ہوگا۔ درد کے علاوہ ماؤف ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس وقت درد کے ساتھ ہذیان بکنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے اور مریض اوٹ پٹانگ باتیں کرتا ہے۔ لیکن برائیونیا میں مریض بہت باتیں نہیں کرتا۔ ہائیوسیمس، سٹرامونیم سلفر اور بیلاڈونا کے ہذیان میں شدت پائی جاتی ہے۔ اور بخاروں کے (Toxin) زہریلے مادوں کے نتیجہ میں یہ علامات پیدا ہوتی ہیں اور ان سب میں ہذیان کے ساتھ سر درد بھی ہوتا ہے۔ اگر سر درد کی پہچان ہو جائے تو دوا کی پہچان میں بھی آسانی ہو جاتی ہے۔ ورنہ ٹائیفائیڈ کی علامات کے باریک فرق شناخت کرنا بہت مشکل ہوتے ہیں۔ بیلاڈونا کا سر درد خواہ ٹائیفائیڈ میں یا کسی اور بیماری میں آئے اچانک ہوگا سر اور چہرہ تمتمانے لگتے ہیں خواہ جسم میں خون کی کمی ہی کیوں نہ ہو۔ خوف کے بجائے تشدد کے رجحان پائے جاتے ہیں۔ کمزور ہونے کے باوجود غیر معمولی طاقت آ جاتی ہے اور ایسے مریض کو قابو کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہائیوسیمس میں ہذیان گند بکنے کی طرف مائل ہوتا ہے یہ علامت اتنی نمایاں ہے کہ گھر والوں کے علاوہ ڈاکٹر بیچارہ بھی شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ مریض کے خیالات اور رجحانات میں کوئی خرابی نہیں ہوتی لیکن ہائیوسیمس کی سوزش اعضائے تناسل میں بھی ضرور پائی جاتی ہے اور دماغ میں بھی تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سب علامات مل کر ہذیان کی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ ایسے مریض کی ایک اور خاص پہچان ہے کہ وہ چٹکیاں بھر بھر کر جسم اور کپڑوں کو چنتا ہے اس کی بےقراری انگلیوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسی کوئی علامت برائیونیا میں نہیں پائی جاتی۔ اگر بیماری کا پورا نقشہ ذہن میں ہو تو سر درد، ہذیانی کیفیات اور دیگر علامتیں ایک ہی نظر میں مرض اور دوا دونوں کی نشاندہی کر دیں گی۔

ٹائیفائیڈ کے ہومیو پیتھی علاج میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اگر صحیح علاج تجویز نہ ہوسکے اور درمیان میں دوائیں بدلنے کی کوشش کریں۔ تو مریض ہومیو پیتھک معالج کے قابو سے نکل جاتا ہے اور اس لئے ٹائیفائیڈ میں تشخیص کا صحیح ہونا اور بعنیہ نشانے پر بیٹھنا بے حد ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو محفوظ فارمولا یہ ہے کہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جو ہر قسم کے ٹائیفائیڈ میں کچھ فائدہ ضرور دیتی ہیں۔ اندھیرے میں تیر نہ چلایا جائے مگر یہ علامتیں ذہن نشین ہو جائیں تو انسان پر واضح ہو جاتا ہے کہ کون سی دواؤں کی ضرورت ہے۔ ٹائیفائیڈ کا عموی نسخہ جو میں استعمال کرتا ہوں اور الا ماشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوا ہے اور اس کے ذریعہ ٹائیفائیڈ پر شدید حملہ کیا جاتا ہے پائیروجینم ۲۰۰ + ٹائیفائیڈینم ۲۰۰ ملا کر دی جائیں۔

عموماً شروع میں جب بخار زوروں پر ہو تو ۲۰۰ طاقت میں دن میں تین مرتبہ پھر ایک دو دن کے بعد دن میں دو دفعہ پھر جب تک بخار ٹوٹ نہ جائے ایک دفعہ روزانہ۔ جب بخار ٹوٹ جائے تو پھر ہفتہ میں دو تین دفعہ۔ پھر رفتہ رفتہ ہفتہ وار۔ کچھ عرصہ جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ کالی فاس اور فیرم فاس ۶۔ایکس دن میں بار بار خواہ پانچ چھ دفعہ دے دیں کوئی نقصان نہیں۔ اس سے ہذیانی کیفیات ٹھیک ہوتی ہیں کیونکہ کالی فاس کا دماغ سے بہت گہرا تعلق ہے اور کالی [illegible] دماغ کے اعصاب کو غیر معمولی طاقت [illegible] ہے اور دفاعی طاقتیں اتنا بڑھ جاتی ہیں کہ بخار کے زہریلے مادے اثرانداز نہیں ہوسکتے۔ مریض پرسکون رہتا ہے۔ فرم فاس بخار کے توڑنے کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہے عام انفکشن کا بھی مقابلہ کرتی ہے لیکن اس نسخہ میں اور دوائیں ملانے کی کوشش نہ کریں۔ سلیشیا اور کالی میور عام حالات میں انفکشن کی اچھی دوائیں ہیں مگر ٹائیفائیڈ میں کام نہیں کرتیں۔ اگر نہایت بدبودار دستوں کی علامت پائی جائے اور مریض کو ویسے کوئی اور نمایاں تکلیف نہ ہو تو بپٹیشیا اس کی دوا ہے۔ مندرجہ بالا نسخہ کے علاوہ بپٹیشیا دن میں تین چار بار دینے سے غیر معمولی اثر دکھاتی ہے۔ بپٹیشیا کے اندر بھی زہریلے مادے پیدا ہوتے ہیں جو دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن اس کا اثر زیادہ تر غنودگی کی شکل میں ہوتا ہے اور دماغ ماؤف سا ہو جاتا ہے۔ درد کے احساس والے خلیوں پر بھی غنودگی کا اثر ہوتا ہے اس لئے یہ بیماری درد کو پیدا بھی کرتی ہے اور بیک وقت درد کے احساس کو مٹا کر کسی حد تک علاج بھی کرتی ہے۔ یہی علامات بپٹیشیا کی گلے کی تکلیفوں کو دوسری گلے کی خرابیوں سے الگ کرتی ہیں اس میں گہری انفکشن پائی جاتی ہے لیکن درد کا احساس نہیں ہوتا اس لئے اس کا مریض ہذیانی کیفیات میں اور بےچینی میں مبتلا ہونے کے بجائے غنودگی میں رہتا ہے۔ میں بپٹیشیا کو ہمیشہ ۳۰ طاقت میں استعمال کرتا ہوں۔

برائیونیا کی ایک علامت یہ ہے کہ ہونٹوں کے کنارے پھٹ جاتے ہیں اور ہونٹوں پر پپڑیاں سی جم جاتی ہیں، مریض گھبرا کر انہیں اتارنے کی کوشش کرتا ہے تو خون رسنے لگتا ہے۔ نیٹرم میور میں بھی یہ علامت ہے اور نیٹرم میور برائیونیا کی مزمن دوا بھی ہے یعنی اس کے اثرات کو آگے بڑھاتی ہے۔

برائیونیا میں بہت خشکی پائی جاتی ہے اس کے مریض کے اخراجات رک جائیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن پسینہ آئے تو یہ مریض کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے اور وہ بہتر محسوس کرتا ہے۔ برائیونیا کی کھانسی میں بلغم بہت خشک اور چمٹی ہوئی ہوتی ہے بہت مشکل سے نکلتی ہے۔ چمٹ رہنے والی بلغم میں ہیپر سلف بھی ایک چوٹی کی دوا ہے لیکن اس میں عموی بخار اور دوسری تکلیفوں سے پیدا ہونے والی بلغم اور گلے کی خارش نہیں ہے۔ برائیونیا میں ٹائیفائیڈ اور نمونیہ وغیرہ کی وجہ سے اگر بلغمی کیفیات ہوں تو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کھانس کھانس کر سر درد شروع ہو جاتا ہے جیسے حرکت سے تکلیف ہوتی ہے اور مریض سر کو کپڑے سے باندھ کر رکھتا ہے ان کے لئے برائیونیا مفید ہے۔ جگر کے انفکشن اور لمبی چلنے والی بیماریوں میں برائیونیا بہت مفید ہے لیکن مکمل شفا نہیں دیتی۔ کینسر کو ایسی بیماریوں میں شامل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جب یہ ظاہر ہو جائے تو اس کی رفتار تیز ہے اور جلد ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ جگر کے کینسر میں برائیونیا بہت مفید ہے۔ ہڈیوں کے کینسر میں بھی فائدہ دیتی ہے اور دوسری دواؤں کی مددگار بن جاتی ہے۔ عورتوں کی تکلیفوں میں بھی اچھا اثر دکھاتی ہے اگر دائیں بیضہ دانی میں تکلیف ہو تو یہ فائدہ دے گی۔ سینے کی گلٹیوں میں خواہ وہ کینسر کی ہوں یا بغیر کینسر کے، ان میں سختی پائی جائے اور حرکت سے درد ہو تو برائیونیا سب سے پہلے استعمال کرنی چاہئے۔ بخاروں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے زہریلے مادے دماغ پر اثر کرنے لگیں اور بیماری خطرناک صورت اختیار کر جائے تو جسم کے دائیں طرف اعصاب کو جھٹکے لگنے لگتے ہیں۔ سانس کی نالی میں بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ عموماً ایسے مریض بچے ہوتے ہیں اور وہ اس تشنج اور جھٹکوں کے نتیجہ میں مر جاتے ہیں۔ دائیں طرف کے جھٹکوں میں دو دوائیں بہت نمایاں ہیں ایک برائیونیا دوسری ہیلی برس نائیگر۔ یہ دائیں طرف کے جھٹکوں کو جو مسلسل لگتے چلے جاتے ہیں عموماً جلدی کنٹرول میں لے آتی ہے اگر دوسری علامتیں بھی ہیلی برس نائیگر کی ہوں لیکن برائیونیا کی علامتیں بھی موجود ہوں تو دائیں طرف کے جھٹکوں میں برائیونیا ہی دینی چاہئے۔ ایک طرف کے جھٹکوں میں خواہ وہ دائیں طرف کے ہوں یا بائیں طرف کے سیمی سی فیوجا بھی بہت مفید دوا ہے لیکن اس میں اور برائیونیا میں فرق یہ ہے کہ برائیونیا میں جس طرف تکلیف ہو اس کروٹ لیٹنے سے آرام آتا ہے کیونکہ اس کی تکلیفیں حرکت سے بڑھتی ہیں اگر اس جگہ کو دبا دیں تو وہ پٹھے جو پھڑک رہے ہیں انکی حرکت میں اچانک کمی آ جاتی ہے اور آرام محسوس ہوتا ہے اس لئے برائیونیا کا مریض جسے دائیں طرف پھیپھڑے کا نمونیہ ہو وہ عموماً دائیں طرف ہی لیٹتا ہے کیونکہ سانس کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات سوئے ہوئے جسم کو جھٹکے لگنے لگتے ہیں جن کی دو تین قسمیں ہیں ایک میں مریض کو سوتے ہوئے جھٹکے لگتے ہیں اور آنکھ کھل جاتی ہے ان میں برائیونیا بہت مفید ہے۔ ایک تکلیف یہ ہے کہ آنکھ لگتے ہی جھٹکا لگتا ہے اور یہ بہت اعصاب شکن تکلیف ہے اس کے لئے گرائینڈیلیا چھوٹی طاقت میں دینا چوٹی کی دوا ہے۔ برائیونیا میں یہ علامت نہیں ہے۔

ہومیو پیتھی میں بخار کے لئے عام طور پر تین اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں۔

ContinuousFever یعنی مسلسل چڑھنے والا بخار جو ایک دفعہ چڑھے تو جان لیوا ثابت ہوتا ہے یا اگر اتر جائے تو پھر دوبارہ واپس نہ آئے۔

RemittentFever وہ بخار جو اونچ نیچ دکھاتے ہیں کبھی کم ہو جاتے ہیں کبھی زیادہ لیکن بخار ٹوٹتے نہیں ہیں بلکہ جاری رہتے ہیں۔

Inter Mittent Fever اس کو کہتے ہیں جس میں بخار بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور پھر آتا ہے۔ ملیریا اسی قسم میں ہے یعنی بار بار آنے والا بخار۔ ٹائیفائیڈ اکثر اوقات Remittent بخار کہلاتا ہے۔

ٹائیفائیڈ میں اگر بخار ٹوٹے تو درجہ حرارت گر کر منفی کی طرف چلا جاتا ہے کیونکہ دراصل بخار ٹوٹتا نہیں بلکہ دفاعی نظام کی کمزوری کی وجہ سے حرارت عزیزی جواب دے جاتی ہے اگر فوری طور پر طاقت دے کر بخار دوبارہ چڑھایا نہ جائے تو مریض اسی حالت میں مر سکتا ہے۔

بچوں میں بھی بعض اوقات ٹائیفائیڈ کے علاوہ بھی یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے ضروری نہیں کہ صرف RemittentFever میں ہو بلکہ ContinuousFever میں بھی ہو جاتی ہے مثلاً اچانک بچے کو نمونیہ ہو اور بخار چڑھنے کے کچھ دیر کے بعد وہ ٹھنڈا ہو جائے تو بعض مائیں سمجھتی ہیں کہ آرام آگیا ہے لیکن وہ بہت خطرے کا وقت ہے اس وقت جسم کی دفاعی طاقتوں نے جواب دے دیا ہے اس لئے وہ بخار جو مقابلے کے لئے ضروری ہے وہ ظاہر ہونا بند ہوگیا ہے۔ ٹائیفائیڈ میں بھی ایسا ہوتا ہے اس کو Inter Mitten نہیں سمجھنا چاہئے یعنی یہ بالکل نہیں اترتا کیونکہ ٹائیفائیڈ کا مزاج Remittent ہے یعنی بخار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اگر یہ علامتیں Inter Mitten میں چلی جائیں یعنی بخار بالکل اتر جائے تو یہ خطرے کا الارم ہے فوری طور پر اس بخار کو دوبارہ چڑھانا چاہئے برائیونیا ان دونوں قسم کے بخاروں کی دوا ہے۔ ملیریا میں برائیونیا کی بسااوقات ضرورت پڑتی ہے اور ٹائیفائیڈ میں بھی کام آتی ہے۔

بعض بیماریاں بہت تیزی سے اچانک آتی ہیں اور اس تیزی سے واپس چلی جاتی ہیں یا آدمی کو ختم کر دیتی ہیں لیکن بعض بیماریاں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ایسی مزمن شکل اختیار کر لیتی ہیں بعض دفعہ دس بیس سال تک ساتھ رہتی ہیں ایسی مزمن علامتوں کا برائیونیا علاج نہیں کرتا بلکہ وقتی فائدے پہنچا دیتا ہے علامتوں میں نرمی پیدا کر دیتا ہے دمہ، ذیابیطس وغیرہ کو میں حقیقی مزمن سمجھتا ہوں کچھ درمیان کی بیماریاں ہیں جن میں برائیونیا کا تعلق ہے اس پہلو سے برائیونیا کی بیماریاں آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں اور پھر بڑھ کر اپنی مستقل جگہ بناتی ہیں اس پہلو سے یہ کاسٹیکم سے مشابہ ہے۔ کاسٹیکم میں بھی بیماریاں بڑھنے کی رفتار آہستہ ہے لیکن مسلسل بڑھتی رہتی ہیں اور رفتہ رفتہ ریشوں اور غدودوں میں تبدیلیاں واقع ہونے لگتی ہیں اور گلینڈز میں مادے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ مستقل بڑھنے لگتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ برائیونیا میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر اعصابی تکلیفیں وغیرہ ٹھیک نہ ہوں تو مستقل طور پر متورم ہو کر ان کی ہیئت میں تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں اور اعضاء کو تکلیف بھی پہنچاتے ہیں۔ برائیونیا کو آرنیکا کے حوالے سے بھی خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ آرنیکا چوٹوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ اگر آرنیکا کی تکلیف مزمن ہو جائے یا کوئی پرانی تکلیف عرصہ دراز کے بعد ظاہر ہو جائے تو آرنیکا ایسی صورت میں کام نہیں کرتی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آرنیکا کا وقت گزر چکا ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ اگر برائیونیا کے ساتھ ادل بدل کر دیا جائے یا بعض دفعہ ملا کر دیا جائے تو برائیونیا بہت بہتر کام کرتی ہے بجائے اس کے کہ اکیلی دی جائے۔ پس بعض گھٹنوں کی پرانی دردوں میں جو چوٹ کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں اور لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہوئیں آرنیکا ۱۰۰۰ ایک ہفتہ برائیونیا ۱۰۰۰ دوسرے ہفتہ دینے سے الا ماشاء اللہ اکثر مریضوں میں بہت فائدہ مند ثابت ہوئیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ہڈیوں میں ہیئتی تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہوں یعنی وہ یا تو بڑھ گئی ہوں یا کنارے ٹوٹ گئے ہوں تو اس کا علاج آرنیکا اور برائیونیا سے ممکن نہیں بلکہ یہاں اپریشن کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ دوائیوں کا دائرہ اپریشن کے دائرے پر آکے ختم ہو جاتا ہے الا ماشاء اللہ سوائے اس کے کہ بعض ایسی امراض ہیں جن کو ایلوپیتھک ڈاکٹر اسے طب کے دائرے میں شمار کرتے ہیں کیونکہ وہ امراض ہومیو پیتھک علاج سے شفایاب ہو جاتے ہیں مثلاً رحم کی رسولیاں، جگر کا کینسر وغیرہ۔ لیکن اگر گھٹنے کی ہڈیوں کی شکلیں بگڑ جائیں یا بعض دفعہ انگلیوں یا کلائی میں یہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)